

وتبعو ما نتلو الشياطين على ملك سليمان

Qazi Wazir Ahmad
03444419555

جادوئے فرعونیہ

مصنف

استاد جادوؤں ممتاز احمد میر جان کی گائی شعور رونا لکھ

جادوئے قدیم خاص مصر کا جادو جو درجہ بدرجہ
ثقل ہوتا ہوا اس درجہ تک آیا اور بیش نظرانظرین
بائیکین ہوا

شائع کردہ

لکھنؤ

خوشید بک ڈپو

بحر العملیات اردو کمال تین حصے

(ایک غیر مطبوعہ قلمی کتاب کا عکس)
مصنف کی ہدایت - یہ کتاب نہ کسی کو دکھانا چاہیے
اور نہ پھپھوانا چاہیے... نہ کسی کو دینا چاہیے
کیونکہ اسمیں خاص چیزیں ہیں اور صرف ہماری پسری
اولاد کے لئے ہیں

حصہ اول میں عملیات کے ابتدائی قاعدے ہیں
حصہ دوم میں ہر ضرورت اور ہر کام کے عمل ہیں
حصہ سوم میں جن پر بی بھوت پریت کے قابو
کرنیکے عمل ہیں اور علم جفر کا قاعدہ بدوح یلین کا حل ہے

صفحہ ۳۱ - ہدیہ ۲۲۵
ڈاک خرچ بذمہ خریدار مکمل تفصیلی فہرست خط لکھ کر منگوائیں

کتاب خانہ شان اسلام راحت مارکیٹ طارہ دو بازار لاہور
فون نمبر ۲۰۱۱۵۱۳۷

دیباچہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین ۵ والصلوة والسلام علی رسولہ

محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

اما بعد عاصی فقیر شاق صفی شاہ محمدی عرف ممتازیاں خلیفہ حضرت
مخدوم عبداللہ شاہ محمدی چشتی القادری السہروردی قدس الشہ سرہ۔ مجی گفت۔ ابتدا
جادو کی شیطان سے ہے جس کا ثبوت قرآن مجید سے ظاہر ہے پس خداوند عالم
ارشاد فرماتا ہے۔ واتبعوا ما تنو الشیاطین علی ملک سلیمان اور متابعت
کی ایک گروہ نے اس علم کی جو شیطان پڑھا کرتے تھے حکومت حضرت سلیمان
پیغمبر کے وقت میں۔ یعنی شیطان نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہت

میں جادو سحر سکھایا جب حضرت سلیمان علیہ السلام کو معلوم ہوا تو ان سب
تحریروں کو طلب کر کے اس کو ایک کبس میں اپنے تخت کے نیچے دفن کر دیا
بعد وفات حضرت سلیمان علیہ السلام کے وہ صندوق اسی گروہ میں رہے
جو لوگ زندہ رہے تھے انہیں نے نکالا اور اس علم کو منسوب حضرت
سلیمان علیہ السلام کی طرف کیا اور مشہور یہ کیا کہ یہ علم ہم کو حضرت سلیمان
علیہ السلام سے ملا ہے اور اسی علم کی بدولت حضرت سلیمان علیہ السلام
کو یہ وجاہت حاصل ہوئی۔ حالانکہ یہ بالکل غلط مشہور کیا مگر شیطان
کے مکر سے سب کے یہی بات ذہن نشین ہو گئی اس کے جواب میں
خداوند عالم پھر ارشاد فرماتا ہے وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ
كَفَرُوا وَلَعَلَّكَ تَعْلَمُونَ النَّاسُ الْبَاطِلُونَ۔ اور نہیں کفر کیا حضرت سلیمان علیہ
السلام نے یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام نے جادو سحر نہیں سکھایا بلکہ
شیطان نے کفر کیا یعنی جادو سکھایا۔ دوسری جگہ یہ ارشاد ہوتا ہے
وَمَا أُزِيلُ عَلَى الْمُلُوكِ بِلَالِ هَاسِدٍ وَمَا رَدَّتْ أَوْرَاقُ غُرُوبِهِ
تَابِعَتِ كِي جَوَاتِرَ فَرَسَتَوْں پر بابل میں چنانچہ ہارون وزیر فرعون
سی گروہ کا سردار تھا اور اس نے چاہ بابل پر جا کے ہاروت ماروت
سے جادو سیکھا۔

قصہ ہاروت و ماروت مختصر یہ ہے کہ یہ دو فرشتے تھے اور عبادت
ی کرتے تھے اور نازان تھے عبادت پر اور اعتراض کرتے تھے انسانوں پر
اور خداوند عالم نے فرمایا کہ ان کے نفس بے اور نفس جگہ رہنے شیطان کی ہے

اس وجہ سے انسان سے قصور ہوتا ہے۔ ہاروت ماروت اس بات پر
طیار ہوئے کہ ہمارے نفس رگا دیا جائے ہم گنہ نہیں کریں گے تین باتوں
کو روک کر یعنی گنہ قرار دیکر ان کے نفس رگا دیا گیا اب اتصال شیطان
ہو گیا اور ان کو ایک ملک کا بادشاہ بنا دیا گیا اور یہ حکم ہوا دن بھر دنیا
میں رہو اور شام کو مذربہ اس اتم اعظم اپنی جگہ پر آ جاؤ دن کو یہ تخت
حکومت پر بیٹھ کر فیصلہ کیا کرتے تھے اور بے برکت اسما باری تعالیٰ چشم
زدن میں آتے جاتے تھے تین باتوں سے جو روکا گیا تھا وہ یہ تھیں اول
شراب نہ پینا کہ یہ گناہوں کی جڑ ہے دوم کسی کو قتل نہ کرنا یہ خدا کی عمارت
ہے اسے نہ ڈھانا سوم کسی عورت سے رغبت نہ کرنا کہ وہ زہر قاتل ہے
غرض عدالت میں زہرہ حاضر ہوئی اور عرض کی کہ میرے تین اس مرد
نے سخت پریشان کیا ہے اس کو قتل کا حکم دیجئے فوراً شیطان صاحب
نے اپنا جال بچھایا اور پیندا لگے میں ہاروت ماروت کے پہنا دیا قصہ طویل
ہے مختصر یہ ہے کہ ہاروت ماروت نے حکم قتل نہیں دیا۔ مگر طبیعت بچپن
نفس بفرار جوہ وقت یاد گاری زہرہ میں ہر کام خراب ہو رہا ہے اور
زہرہ نے جب یہ دیکھا کہ فیصلہ اس کے موافق نہیں ہوتا تو وہ بیچاری
اپنے گھر بیٹھ رہی ہاروت ماروت کو شیطان صاحب نے نفس میں بیٹھ کر فتنہ
کی اسٹیم کو بڑھانا شروع کر دیا نوبت ایجا رسید کہ درخواست زہرہ نکلوانا پڑی
اسے دیکھ کر اسی پتہ سے زہرہ کے مکان پر پہنچے زہرہ نے نہایت ادب
سے سلام کیا اور سپر فتنہ اور کاری ہو گیا نہایت تواضع سے بھلایا بہت خاطر

کی ایک ہاتھ میں صراحی ایک ہاتھ میں جام شراب لیکرستانہ چال سے ماروت
ماروت کے سامنے ٹھک ٹھکر کر دست نازک سے شراب انگورہ لب ہائے
ماروت و ماروت سے لگا دی یہ دیوانہ الفت بادہ نخلت سمجھ کر پی گئے
جب نشہ کا سرور بندھا تب اور بے قراری کا زور ہوا آخر کار زہرہ کو پتھر
اپنے حال سے مطلع کیا اس وقت اس نے پوچھا کہ ادل تو آپ یہ بتائیے کہ آپ
کون ہیں انہیں نے ثابت کیا کہ ہم فرشتے ہیں تب کہا کہ آپ کیسے آسمان
سے زمین پر آتے جاتے ہیں انہیں نے بتلایا کہ امار الہی کی برکت سے جاتا
آتا ہوں پس زہرہ نے کہا کہ وہ اسم ہیں بتائیے ماروت ماروت نے
بے خودی کی حالت میں تھے بتلادیا زہرہ نے یاد کر لیا اور اٹھنے لگی اور کہنے لگی
کہ اگر آپ اس مرد کو قتل کر دیجئے تو ہم آپ سے ملیں اسکو بھی انہیں نے
قبول کر لیا اور اسکو قتل کر دیا اب اسم اعظم زہرہ کو یاد ہو چکا تھا یہ بڑھکرا بلند
ہوئی ماروت ماروت نے چاہا کہ اسے بڑھ کر روکیں۔ مگر اسم اعظم جس آتے جاتے
تھے وہ زہرہ کو بتانے کے بعد بالکل بھول گئے۔ وہ کسی طرح یاد نہ آیا اور
زہرہ اسقدر بلند ہوئی کہ دوسرے آسمان سے تجاوز کر چکی تب خداوند عالم
نے نوکل ستارہ زہرہ کو حکم دیا کہ زہرہ زمین سے آ رہی ہے تیسرے آسمان
پر قدم رکھتے ہی اسکو ستارہ زہرہ اپنے میں سلب کرے پس ایسا ہی
ہوا۔ ادھر ماروت و ماروت کا جب نشہ شراب ختم ہوا تو اس نے
سایت تضرع زوری شروع کر دی اور بہت کوشش کی کہ خطامعات
وجا دے لیکن جھڑک دے گئے اور خطامعات نہ ہوئی آخر الامر حضرت

ہو و علیہ السلام پیغمبر اسی زمانہ میں تھے ان سے رجوع کیا کہ آپ ہماری سفارش
درگاہ باری تعالیٰ میں کر کے ہماری خطامعات کرا دیجئے۔ حضرت ہو و علیہ السلام
نے دعا کی بحکم خدا جبریل آئے اور سوال کیا کہ ماروت ماروت سے دریافت
کیجئے کہ مغفرت دنیا چاہتے ہیں یا آخرت تب ماروت ماروت سے کہا گیا
پس ماروت ماروت نے خیال کیا کہ دنیا کے فانی بے فنا ہو جائے گی اس کے
ساتھ عذاب بھی ختم ہو جائے گا۔ پس ماروت ماروت نے عذاب میں تاقیامت
رہنا قبول کیا اور وہ چاہا بابل میں اٹھ لٹکا دے گئے اور تمام دنیا کا دھواں
اس میں داخل ہونے کا حکم ہوا۔ جب ماروت ماروت چاہا بابل میں مقید ہوئے
اس وقت انسانوں میں جو گروہ اتباع شیاطین میں تھا وہ چاہا بابل پر جادو سحر
دیکھنے آیا۔ ماروت ماروت نے جواب دیا کہ اگر علم جادو اور سحر سیکھنا ہے تو
سیکھ سکتے ہو مگر ایمان نہیں رہے گا غرض کتنے ہی سیکھنے آئے ہر اک سے
یہی کہا کہ ایمان نہیں رہے گا جسے قبول کیا اسکو سکھایا۔ وَمَا الْعَالَمِينَ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى
يَقُولَ اِنَّمَا نَحْنُ قِشْرَةٌ فَلَا تَلْفُزْ۔ یعنی ماروت و ماروت دونوں کہہ دیتے تھے
کہ ایمان نہیں رہے گا پس انہیں سکھاتے تھے کسی کو جب تک یہ نہ کہہ دیتے تھے کہ ہم آرمائے کیلئے ہیں تم کفر نہ
کرو فليَعْلَمُوْنَ مِنْهَا مَا لِيْهِمْ فَوْنَ بَابِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَرَوْحِهِ پس وہ گروہ سیکھتے ان دونوں سے
وہ شے جس سے جدائی ہو مرد عورت میں وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ
وہ گروہ اس جادو و سحر وغیرہ سے کچھ نہیں لگاڑ سکتے تھے بغیر حکم خدا کے
وَيَعْلَمُوْنَ مَا يَصْرِفُ فِيْهِمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ۔ اور سیکھتے ہیں وہ شے جو ضرر پہنچائے
اور نفع نہ دے۔ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرَاكَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلْقٍ اَوْ رَجُلٍ

چکے کہ جو کوئی خریدار ہو یعنی سحر کا اس کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے
 وَلَيْسَ مَعَاشِرَ دُوبِهِ أَنْفُسِهِمْ كَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ - اور بہت بُری چیز ہے
 جس پر بیچا انھیں نے اپنی جانوں کو اگر وہ سمجھتے دَلَّاهُمْ أَنْفُسَهُمْ وَالْقَوْمُ الْمَشْهُوبَةُ
 مِنْ عِنْدِ اللَّهِ خَيْرٌ وَلَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ - اگر وہ لوگ یقین لاتے ایمان پر پھر پھر
 گامی کرتے تو بدلا تھا ان کے لئے اللہ کے یہاں سے بہتر اگر انکو سمجھ ہوتی۔
 چنانچہ فرعون اور اس کا وزیر ہامان نے خوب جادو سیکھا اور اس کے علاوہ
 اسکے گروہ کے بہت سے لوگ جادو سیکھنے آئے اور کامیاب بھی ہوئے
 مگر سب جادوگر برابر طاقت کے نہیں ہوئے ہر اک کی طاقت جدا گانہ رہی
 پس فرعون بہ سبب زیادہ طاقت جادو کے خدائی کرنے لگا اور جس دریا پر
 اسکو ناز تھا کہ یہ میری خدائی میں ہے میرا محکوم ہے اسی نے اسے ڈبو دیا
 اور موسیٰ کی فتح ہوئی۔ لہذا علم جادو وہ گیا اسلئے کہ سب جادوگر مارے
 نہیں گئے کچھ چھپ رہے کچھ بھاگ گئے انھیں سب کی ذریت میں جادو
 ہے اور اب تک چلا آتا ہے محنت شرط ہے جو محنت کرے گا وہ اس کا
 مزا چکھے گا۔

سورہ رحمن میں خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے۔ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ
 صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ - یعنی بنایا انسان کو کھٹکھٹائی ہوئی مٹی سے جیسے
 ٹھیکر اس کا مطلب یہ ہے کہ خداوند عالم نے پیدا کیا انسان کے باپ لینے
 آدم علیہ السلام کو بنایا گیلی مٹی سے مگر جب وہ خشک ہو کر یا نند ٹھیکرے کے
 کھٹکھٹا ہٹ دینے لگی جب روح حضرت آدم علیہ السلام کے بعد خاکی

میں ڈالی گئی۔ اور اس کے آگے ارشاد ہوتا ہے۔
 وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِنْ نَارٍ - یعنی بنایا جان کو آگ کے شعلے
 سے یعنی پیدا کیا جان کو جو جنوں کا باپ تھا آگ کے شعلے سے جس میں دھواں
 نہیں ہوتا اور مارج کے معنی ہیں کہ جو آگ ہوا سے ملی ہو اور آدم مٹی اور پانی
 سے جس طرح جم میں قطرہ مٹی پڑنے سے انسان پیدا ہوتا ہے اسی طرح جنوں میں
 رحم میں ہوا داخل ہونے سے جن پیدا ہوتے ہیں۔ اور جن انسان کی پیدائش
 سے سات ہزار برس پہلے پیدا ہوئے۔

لکھنؤ کی مشہور اشیا چکن پلہ۔ ٹوپی۔ کرتہ۔ ساری بلاؤز فراک

وغیرہ بکفایت ملنے کا پتہ

حاجی محمد منیر بیگ حافظ محمد ظہیر بیگ تاجران چکن بلوچ پورہ روڈ

لکھنؤ

(فہرست مفت)

گزارش

یہ کتاب سنی پنڈت ننھے رام ستری کا تجربہ ہے جو ۱۸۹۱ء سے
عاصی ممتاز احمد نے چشم دید تجربہ دیکھ کر جمع کیا۔ جادو کا ہونا قرآن مجید
سے بھی ظاہر ہوتا ہے حضرت سلیمان پیغمبر نے جادو گروں کو گرفتار کیا اور
ان کے کل منتر لیکر ایک کبس آہنی میں رکھ کر زیر تخت شاہی دفن کیا بعد
زمانہ حضرت سلیمان کے شیطان نے لوگوں کو اغوا کیا اور وہ تخت کے
نیچے سے کہوڑ کر نکالا اور شیطان نے یہ مشہور کیا کہ اسی علم کی وجہ سے حضرت
سلیمان علیہ السلام کو عروج ہوا۔ اس کے بعد جادو جاری ہو گیا جو بدیہ
ناظرین ہے اسکے بعد ایک فقیر سیاح ۱۸۹۱ء سے انھیں بھی جادو معلوم
تھا۔ لہذا اس کتاب میں دونوں صاحبوں کے تجربہ لکھ دیئے۔ محنت
کرنے سے فائدہ جادو کا حاصل ہوگا۔ تجربہ کیجئے۔

حمد و نعت

ہزاراں شکر خالق انس و جان
ہزاراں صلوٰۃ و ہزاراں سلام
خلق الانسان علمہ البیان
ہوں پیارے محمد پہ نازل مدام

حسب حال مصنف

سناتا ہوں اپنی ہی ایک اتان
مصنف کے دادا حضرت جہانگیر بخش ملازم سرکار واجد علی شاہ بادشاہ
اودھ تھے اور والد بزرگوار کو نہایت ناز و نعم سے پالا تھا اور آپ یہ عمدہ
سرجری فوج کے اشخاص کا علاج کرتے تھے۔ علاوہ اس کے اور دیگر اصحاب
بھی فیضیاب ہوتے رہے۔ والد صاحب قبلہ جب سن شعور کو پہنچے تو
جناب حکیم خلیل الدین شاہ صاحب الہ آبادی لکھنؤ پٹیس والی گلی میں مطب
فرماتے تھے سپرد کیا والد صاحب اور حکیم صاحب اس قدر انسیت بڑھ گئی کہ
والد صاحب حکیم صاحب کے مرید ہو گئے۔ اس وجہ سے کہ حکیم صاحب حضرت
شاہ خادم صفی صاحب صفی پور شریف کے خلیفہ تھے اب والد صاحب طب
میں شاگرد اور فقیر میں خلیفہ ہوئے۔ اب خدا کی یہ بے نیازی ہوئی کہ مصنف کی
عمر چار سال کچھ ماہ کی تھی کہ والد صاحب نے اس مقام فانی سے طرن ملک جاودانی
کے رحلت فرمائی مگر جاتے وقت تخم بونگے یہ فرمایا کہ میرے ہاتھوں پر ہے ممتاز

کے سینہ میں ہے یہ ایک ایسا معجزہ تھا کہ کتنوں سے پوچھا حل نہوا۔ مگر حضرت مخدوم
و مکرم حضرت عبداللہ شاہ صاحب نے حل کیا اور آب پاشی بھی اپنے فیض باطنی
سے فرمائی جس کا شکر یہ ادا نہیں ہو سکتا۔

والد صاحب قبلہ کا اسم گرامی حضرت حکیم حسین علی شاہ مشہور ہوا۔ لیکن بعد والد
صاحب کے جو مصائب پیش آئے قابل بیان نہیں ہیں مگر شکر ہے پروردگار عالم
کا کہ ہر بری باتوں بری صحبتوں سے محفوظ رکھا مصنف ۱۸۹۱ء میں قرآن شریف
پڑھتا تھا۔ اور نو بستہ مڈل اسکول میں پڑھنا شروع کیا۔ ۱۸۹۵ء میں مستری جی
کے یہاں جانا شروع ہوا۔ ۱۹۰۱ء میں پتنگ شاہ صاحب سے ملاقات ہوئی
۱۹۰۴ء میں متفرق اوراق کو کتابی صورت میں تحریر کیا۔ آدم برسر مطلب
مصنف کی عمر دس گیارہ سال کی ہوئی اس وقت میں ایک رفیق نے فرمایا کہ
یہاں سے قریب حیدر گنج کے پل کے پاس ایک عجیب تماشہ ہوتا ہے چلو دیکھیں
پس ہم انکی ہمراہی میں گئے تو دیکھا کہ ایک مکان میں ایک لالہ میں ایک چراغ جل رہا ہے
نیچے اسکے آگیا ری سلگ ہی ہے خوشبو لوبان و گول کی گونج رہی ہے اور چند عورتیں کچھ
جوان کچھ ادھیڑا ایک بوڑھی ہے اور کچھ مرد بھی ہیں اس میں سے دو تین عورتیں سر
گھما گھما کر خوب کھیل رہی ہیں اتنے میں کچھ اور عورتیں آئیں جو مٹھائی پھول عطریہ
لائیں تھیں وہ مستری جی کو دے اور جو عورتیں کھیل رہی تھیں ان سے اپنا اپنا
مطلب بیان کیا مستری جی نے وہ سامان پوجا کا انھیں عورتوں کے سامنے رکھا
اسی طرح لوگ آتے رہے اور جاتے گئے غرض اسی طرح بارہ بجے رات تک جشن را
جلسہ برخاست ہوا ہم اپنے گھر آئے اب تو یہ مریض ہو گیا کہ اکثر جانے لگے غرض تپاک

۱۲
زیادہ ہو گیا تو ہم نے یہ خواہش کی کہ ہر کچھ بتلائے مستری جی لوہاری کے کام میں نہایت
ہوشیار و تجربہ کار آدمی تھے نام ان کا ننہے رام تھا لوگ مستری جی کہتے تھے اور
ایک شاگرد انکا نہایت شاندار تھا اسے کنکالی کی جاپ کی تھی اور اسکے ہاتھ پر وہ
نہایت خوبی کے ساتھ طیار تھی۔ اسے ہر قسم کا کام نکلتا تھا۔ اس کا نام گنگا رام
تھا۔ وہ ایک تینوں کو ستا رہتا تھا۔ اکثر میلوں میں اس کا تخت اسی کنکالی کے
بل پر الٹ دیتا تھا جس کچھ سامان لوٹ جاتا تھا اور کچھ سامان خراب ہو جاتا تھا
اور کچھ ضایع ہو جاتا تھا آخر تنگ آکر اسنے کچھ لوگوں کے ساتھ آکر ننہے رام مستری
سے عرض کیا کہ آپ کے شاگرد ہم کو اس طرح سے پریشان کرتے ہیں اور کام نہیں
کرنے دیتے کہانا پکانے میں آگ نہیں جلتی آگ جلتی ہے تو کھانا نہیں پکتا دال
تو دال چا دل نہیں گاتے روٹی کچی رہتی ہے کھانے کو پریشان رہتے ہیں سو چنے لیکر
کھا لیتے ہیں آٹا پھک جاتا ہے سخت حیرانی ہے دوکان مع تخت الٹ دیتے ہیں
دیکھئے یہ چوٹ بھی لگی ہے ساتھ والوں نے کہا یہ جو کہہ رہی ہے اسے بھی زیادہ
باتیں ہیں کہنے کے قابل نہیں ہیں۔ آپ ہر بانی فرما کر اپنے شاگرد کو سمجھا دیجئے کہ یہ
سماء مصیبت سے نجات پا جائے مستری جی نے نہایت شائستگی سے سمجھا کر واپس
کیا جب گنگا رام آئے تو اسنے کہا کہ کچھ لوگ آئے تھے جو تمہاری شکایتیں کرتے تھے
ایسی حرکتیں نہیں کرنا چاہئیں دیکھو ہم بھی کسی کو ستاتے ہیں بلکہ ہر اک کے کام آتے ہیں
دنیا میں رہ کر نیکی کرنا اچھا ہے۔ مگر گنگا رام کے دماغ میں نخوت بھر چکی تھی اسنے اس
سمجھانے کا اثر لٹایا اور اسناد سے لڑ پڑا کہ اچھا آپ نہیں مانتے ہیں تو ہوشیار
رہئے آج رات کو ہم میں اور آپ ہیں دیکھیں آپ اس کی حمایت میں ہمارا کیا بنا لیتے ہیں

اور ہم تو آج آپ کو ختم ہی کر دیں گے دیکھیں کون روک سکتا ہے یہ کہہ گنگا رام چلے گئے
اور اسی نکر میں لگے کہ آج رات کو استاد کو ختم کر دینا چاہئے۔ کیونکہ یہ ہمارے کانوں
میں دخل دیتے ہیں اور اپنی رائے پر چلنا چاہتے ہیں اور ہر ستری جی نے اپنے اور شاگردوں
سے کہا کہ کوئی تم میں سے ایسا ہے کہ اسے روکے یا روکے کسی نے جواب نہ دیا اتنے غصہ
میں ہم بھی پہونچ گئے وہاں یہی ذکر ہو رہا تھا۔ لہذا جسے بھی یہی سوال ہوتا ہے کہ
استاد وہ اتنے پرانے دنوں کا شاگرد ہے کچھ ایسی ہمت رکھتا ہے جو آپ کے رٹنے پر طیار
ہوا۔ اور جو لوگ یہ بیٹھے ہیں پھر بھی ہم سے پہلے کے ہیں نہ کو آتا ہی کیا ہے جو ہم آپ کی مدد کریں
انہیں نے فرمایا کہ مقابلہ پر صرف صفت آرائی ایسی چیز ہے کہ دشمن پر رعب غالب آجاتا
ہے درحالیکہ تم سب اگر اس پر حملہ کرو۔ اور پھر تو ہم اسے سمجھ ہی لیں گے غرض کوئی وضاحت
نہو اکیونکہ گنگا رام کا رعب غالب تھا۔ اور کوئی اسکے مقابلہ کر نہ سکتا تھا۔ اور اس وقت
استاد نے فرمایا کہ آپ مسلمان ہیں اور یہ سب ہندو ہیں مسلمان اپنے قول کے سچے
ہوتے ہیں اور جو کہتے ہیں وہی کرتے ہیں اور اس پر قائم رہتے ہیں لہذا ہم نے آج تک
کوئی کام کو نہیں کہا ہے آج آپ صرف ہمارے بستر پر سو رہے یا قرآن پڑھتے رہتے
کیونکہ اگر پڑھتے رہتے ہاتھ پیرا اثر نہیں کرے گی نختوڑے بہانے کی ضرورت ہے بس ہم
اپنا کام کر لیں گے دیکھو ہم نے چار پانچ بھوگ شراب وغیرہ سب بنا رکھی ہے جس
کی چلم بھی لگی ہے اور گھر کو پیرے پر رکھا ہے سب انتظام درست ہے صرف ایک دی ہمارا
بستر پر ہونا چاہئے۔ ہم نے کہا اچھا استاد ہم اپنی ماں سے کہہ آئیں کہ ہمارے ایک دست کے
یہاں جلسہ ہے ہم وہاں رہیں گے آپ پریشان نہ ہو جسے گا کیونکہ اگر ہم نہ جائیں گے تو
وہ رات بھر نہیں سوئیں گی پس وہاں سے مکان پر آکر کھانا کھایا اور والدہ سے عرض کیا کہ

ایک جگہ ناچ ہے ہم جاتے ہیں صبح تک انشا اللہ آجاویں گے۔ یہ کہہ کر مکان سے
مستری جی کے یہاں آئے اور استاد کے پلنگ پر لیٹے رہے اور جو سوئیں نماز
کے لئے یاد کیں تھیں وہی پڑھتے رہے اور دیکھتے رہے کہ کیا ہوتا ہے اکیونکہ
استاد نے کہا کہ وہ آئی اور گھر مردہ کی کھوپڑی لئے ہوئے حسن میں گویا ہوا تھا
وہ کنکائی پر پھینکتا ہوا پیچھے ہٹا اور لیجئے آگئی روکے ہم نے اسکو گویا نہلا دیا ہے
مگر رکتی نہیں ہے۔ استاد گیارہ بنائے بیٹھے تھے اور چاروں طرف بھوگ کا سلمان
رکھا تھا جلدی سے ایک کلمہ بھی کامل کاٹ کر خون آگیا ری پر ٹپکا یا کہا لے یہ عینٹ
لے کنکائی نے سر ہلایا کہ نہیں لوں گی پس جس چھری سے کلمہ جی کا دل کاٹا تھا اسی
سے ذرا سی اپنی زبان کاٹ کر خون کی بوندیں آگیا ری پر گرائیں جو کنکائی نے چاٹ
لیں آواز دی اب کیا چاہتا ہے کہا یہ بھوگ حاضر ہے اسے قبول کیجئے پس خوب
بھوگ کھلا کر شراب پلائی کنکائی کو نشہ کا سرور ہوا۔ پوچھا اب کیا کروں استاد
نے جواب دیا کہ جسے تجھے بھیجا ہے۔ اسکے دل و جگر کے کباب بنا کے کھا جا
اور پھر لوٹ کے آتو اور بھوگ اور شراب اور کلمہ جی کے کباب طیار ہیں کھانا پس
کنکائی آنا نانا واپس گئی اور جاتے ہی گنگا رام کے دل و جگر کو کھا گئی پس
گنگا رام کو خون کی قے ہوئی اور ہلاک ہو گیا۔ کنکائی لوٹ کے پھر آئی تو استاد نے
اور بھوگ اور شراب کباب دیکر راضی کیا اور کہا اب آپ ہمارے ساتھ رہئے ہم
آپ کی خاطر دارمی کرتے رہیں گے اور کام کو کبھی کبھی کہیں گے اس صورت سے
سمجھا بھگا کہ کنکائی کو قصہ میں کیا اس طلسمات میں دو تین گھنٹے لگے اسکے بعد استاد
کبیر داس و تلسی داس وغیرہ کے بھجن گاتے رہے غرض صبح ہو گئی ہم اگر اپنے

مکان میں سور ہے اس دن سے استاد ہم سے زیادہ الفت رکھنے لگے اور جو کچھ ذخیرہ ان کے پاس ہندی میں لکھا تھا وہ ہم اردو میں لکھ لائے۔ اب عمر کا آخر حصہ ہے اور یہ علم بھی کیا ہو گیا ہے لہذا بطور یادگار ہر یہ ناظرین ہے جو صاحب چاہیں کریں مگر کسی کو دکھ نہ دیں۔ اب حال اسی کے ضمن میں پتنگ شاہ صاحب سیاح کا لکھتا ہوں جن سے اصلیت اس علم کی معلوم ہو جائے اس کے بعد مردہ اٹھانے کی ترکیب و دیگر منتر وغیرہ تحریر کروں گا جسے دہنتر اور لون چاری اور اسماعیل جوگی اور کچھادی و مجلس و مصور وغیرہ نامی جادو گروں نے جو فرعون کے زمانے میں گزرے ہیں وہ دہنتر نے جمع کیا تھا وہ خزانہ علم جادو کا استاد کو ملا۔ اب مصنف نے یہ سب چھوڑ کر فقیر ہو گیا۔ لہذا جسے اس ضرورت ہو سمجھ لے مصنف جب سے حضرت مخدوم عبداللہ شاہ صاحب مرید ہو گیا جب سے سب ترک کر کے اللہ اللہ کرنا شروع کیا۔ اب پیر نے خلیفہ کر کے چار سلسلوں میں مرید کرنے کا اختیار عطا کیا۔ لہذا اب دنیا نہیں رہی جو لوگ اس کے خواہش مند ہوں انکے لئے ہے اور آگے کی ابتدا بھی تحریر کرونگا جو پتنگ شاہ صاحب سے ملی ہے پتنگ شاہ صاحب بڑے سیاح گذرے ہیں جو عالم جوانی میں ہمیں ملے عرصہ تک ان کی دنیا میں جاتا رہا اور صرف حکایات انکی سیاحی کی سنتا رہا اسے معلوم ہوا کہ جادو کتنے ہیں اور سحر یہ ہے اور علم شعبہ جسے منتر کہتے ہیں وہ یہ ہے سحر سام ہے شعبہ جمشید سے ہے اس کی تمام و کمال ماہیت بیان فرمائی آج مخفی عام خلق اللہ کی فائدے کی غرض سے تحریر کئے دیتا ہوں اور علم

رمیا اس کا بھی تذکرہ آیا تھا جس کا واقعہ علامہ علامہ تحریر کریں گا اگر حیات وفا کی یہاں صرف جادو و کب سے ہے اور کسے ایجاد کیا اور راز اس میں کیا ہے وہ لکھتا ہوں اور کسی سے منافذہ نہیں ہے مالاویانہ ماو آپ کی طبیعت پر موقوف ہے واللہ اعلم

ابتداء خلق

حضور سرور عالم نے ارشاد فرمایا ہے اول خلق اللہ من نوری پس ثابت ہو گیا کہ اسے پہلے سوا خداوند عالم جل جلالہ و علم لوالہ کچھ نہ تھا جب قرآن میں آیا ہے کنت کنتاً مخفیاً یعنی خداوند عالم مخفی تھا یعنی چھپا ہوا تھا معنی یہ ہیں کہ ایک خزانہ پوشیدہ تھا پس جب اس نے ارادہ کیا کہ عالم ظہور میں آؤں چاروں طرف اس کے بے شمار حمد پیدا ہوئی پس ایک حمد پر تاج میم کار کھ دیا وہی نور محمد ہو گیا۔ پس اسی نور محمدی سے تمامی موجودات عالم کو ہویدا کیا لیکن ان سے پہلے خلقت آجہنہ دنیا میں پیدا کی اور آسمانوں پر فرشتوں کو رکھا۔ اور واسطے تعلیم کے عزرائیل کو جنوں پر مقرر کیا۔ پس عزرائیل نے تمام خلقت آجہنہ کو احکام خداوندی سنائے اور بتلایا کہ خدا کو مانو اور اسکی عبادت کرو اور خود عبادت کر کے دکھلا بھی دیا۔ عزرائیل کا طرز عبادت فرشتوں کو پسند آیا اور انھوں نے خواہش کی خداوند کیا اچھا ہوتا جو عزرائیل تیری حمد و ثنا ہم سب کو سناتا خداوند عالم نے خواہش آسمان اول کے فرشتوں کی پوری کی اور عزرائیل کو طاقت آسمان پر آنے جانے کی عطا فرمائی اور آجہنہ نے تعلیم

قبول نہیں کی مگر اہی میں رہے پس انھیں فرشتے بھیج کر غارت کر دیا کچھ آجینہ
خوف سے فرشتوں کی پہاڑوں میں اور ظلمات میں جا کر چھپ رہے خداوند عالم
نے فرمایا جو چھپ رہے ہیں انھیں چھوڑ دو۔ اور عزرا زیل کو دوسرے آسمان
کے فرشتوں نے خواہش کر کے بلایا اسی طرح ہر آسمان کے فرشتوں نے یکے
بعد دیگر سے خواہش کر کے بلایا پھر جنت کے فرشتوں نے بلایا یہاں تک کہ
یہ معلم الملکوت قرار پایا اور تمام فرشتوں کو ہر طبقہ کے حدود و شاخ و اندام
سنانا کر مسرور کرتا رہا اور تمام کائنات خداوندی کی سیر کی جب طوق لعنت
پر پہونچا عرض کی خداوند عالم یہ کیا چیز ہے حکم ہوا کہ یہ وہ چیز ہے کہ جو بندہ
نافرمانی کرے گا اسکو یہ طوق لعنت پہنایا جائے گا۔ لا حول ولا قوۃ الا
باللہ۔ یہ کوڑا اسکے مارنے کا ہے اس کے خوف سے وہ بھاگتا پھرے گا
تب عزرا زیل نے عرض کیا تعجب ہے کہ کیا تیرا بندہ ہونے کے بعد نافرمانی
بھی کرے گا۔ حکم ہوا کہ ہاں نافرمانی اس وقت سے جو جسے پہلے کریگا۔
اسی کو یہ طوق لعنت شیطان کے لقب سے مرحمت ہوگا عزرا زیل حیرت
میں آگیا غور کرتا رہا مگر یہ راز اس کی سمجھ میں نہیں آیا۔ اب وہ روز آیا کہ
پروردگار عالم نے فرمایا قال انی جائل فی الارض خلیفہ۔ اب اسے خیال کیا کہ
خلیفہ کے معنی مثل کے ہوتے ہیں اس وقت تک تو یہ خیال کرتا رہا کہ میں معلم الملکوت
ہوں مجھے بہتر تو اس وقت تک کوئی نہیں تھا اب یہ کون ایسا ذی وقار پیدا
ہوئے والا ہے جس کی خبر دی ہے پس اسی کی رائے سے فرشتوں نے
ستر ارض کیا کہ ایسے کو پیدا کریگا جو زمین میں فتنہ و فساد پیدا کریں جیسے جنوں

۱۸
نے کیا تھا۔ لہذا پروردگار عالم نے جھڑک دیا کہ تم نہیں جانتے ہو۔ اسکے
بعد حکم ہوا کہ جدہ کی زمین سے تھوڑی خاک لاؤ اور نور کے طشت میں آپ کوثر
و نسیل سے خیر کر دو فرشتوں نے حسب الحکم کیا۔ اسکے بعد ایک نورانی
تخت پر جنت میں اسی خمیر کی ہوئی مٹی سے کالبد خاکی حضرت آدم علیہ السلام
کا فرشتوں نے حکم رب العالمین طیار کیا جیسا قدرت نے چاہا دلیا بنا۔
اب جب وہ وقت آیا کہ خداوند عالم نے ارشاد فرمایا۔ و نفخت فیہ من الروحی
فقوله مسجدين پس حکم رب العالمین تمام فرشتوں نے سجدہ کیا اور کچھ روحوں
نے بھی سجدہ کیا مگر عزرا زیل نے نہیں کیا پس اس پر عتاب خداوندی ہوا حکم
ہوا کہ طوق لعنت شیطانیت کا اسکے گلے میں ڈال دو۔ اور اسکو مردود کر کے
نکال دو اور یہ جنت کے اندر ہرگز نہ جانے پاوے۔ اسی عتاب خداوندی
سے خوف کھائے ہوئے فرشتے جھکے اور سجدہ شکر یہ ادا کیا کہ الحمد للہ ہم
تیرے حکم کے اوپر مستعد ہے اس وقت وہ روحوں جو سجدہ کر چکیں تھیں ان میں
سے کچھ روحوں نے دوبارہ سجدہ بھی کیا اور کچھ نے نہیں کیا پس اسی طرح
وہ روحوں جنہیں نے سجدہ نہیں کیا تھا اس میں سے کچھ روحوں نے
دوبارہ سجدہ میں فرشتوں کے ساتھ شرکت فرمائی اور کچھ نے دوبارہ
بھی نہیں کیا اب یہ ازل ہی میں تین گروہ انسانوں کے ہو گئے ایک وہ کہ
جنہوں نے دونوں سجدوں میں فرشتوں کے ساتھ شرکت فرمائی اور ایک وہ
گروہ جسے پہلے شرکت کی دوبارہ نہ کی ایک وہ گروہ جسے پہلے شرکت نہیں کی
دوبارہ شرکت کی یہ تین گروہ ہوئے جنہوں نے فرشتوں کے ساتھ شرکت فرمائی

اور ایک وہ گروہ رہا جس نے شیطان کے ساتھ شرکت فرمائی کہ نہ پہلے ہی
سجدہ کیا اور نہ دوبارہ سجدہ کیا۔ یہ انسان شکل ازل سے شیطان کے ساتھ
ساتھ ہو گئے جیسے فرعون نمرود ہامان قارون سامری جمشید وغیرہ دجال
وغیرہ وغیرہ اب شیطان نے عرض کیا کہ پروردگار عالم ہم نے جو تین لاکھ
برس اور بعض مورخین نے پچاس ہزار برس لکھا ہے خیر اسی درمیان
میں سہی عبادت کی کوئی جگہ زمین پر ایسی نہ ہوگی جہاں تیرا سجدہ کیا ہوا اسکے
صلہ میں شیطان کا لقب عطا کیا حکم ہوا کہ تو نافرمانی کے عیوب میں
شیطان ہو گیا اب بھی اگر آدم کو سجدہ کرے تو تیری خطا معاف ہو سکتی
ہے۔ اور عبادت کے صلے میں جو تیری ہمت ہو مانگ لے شیطان
نے سوال کیا۔ اول سوال یہ ہے کہ آدم پر غالب رہوں اس کے جسم میں
مانند خون کے دوڑ سکوں پروردگار عالم نے فرمایا کہ دل انسان کا بیرے رہنے
کی جگہ ہے اسکو چھوڑ کر تمام جسم پر غلبہ دیا پھر سوال کیا کہ ہر انسان کے ساتھ
میری نس پیدا ہو اور جو حرکتیں انسان کرے وہی وہ بھی کرے حتیٰ کہ جیسے شادی
انسانوں میں ہو اسی طرح ہماری نسل کے شیاطین میں بھی ہو۔ یہ بھی قبول کر لی
گئی کہ ہم قیامت تک نہ مریں اور ہماری نسل بھی قائم رہے حکم ہوا کہ ہمارے
نیک بندوں کے ساتھ جو شیطان ہوگا وہ انکے مرنے کے وقت قتل کر دیا جائیگا
اور جو بھاگ سکے گا وہ چھوڑ دیا جائے گا اگر انسان بیمار ہوگا تو شیطان بھی
بیمار رہیگا۔ غرض ہر حالت انسان کے موافق اس کے شیطان کی
حالت ہوگی اور وہ ہمیشہ بھی انسان کے ہوگا۔ اُنہی یہ معلوم ہوا کہ اس

جسم میں ایک نہ روح کی ہے دوسری نہ جان کی جو نور سے تعلق رکھتی ہے جسے
اصطلاح صوفیہ میں برزخ صغیر کہتے ہیں اور ایک جسم خاکی اور ایک شیطانی
یہ چار تہہ مل کر انسان ہوا۔ جب روح نکل جاتی ہے تو جان بھی روح کے
ساتھ ہو رہتی ہے اور جسم کے ساتھ شیطان رہ جاتا ہے۔ اسی لئے حضور
سرور عالم نے ارشاد فرمایا ہے۔ جو چیز کھاؤ پیو پہنو غرض ہر کام و ہر نہج پر ہم اللہ
کو تو شیطان اس سے باز رہتا ہے اور نحیف ہوتا جاتا ہے اور بروقت قبض
ادواح کے شیطان بھاگ نہیں سکتا فرشتے اسے بھی قتل کر ڈالتے ہیں اور جو نہیں
کہتے انکے شیطان کھانے پینے پہننے وغیرہ میں شریک ہوتے ہیں اور ٹکڑے یا
قوی ہوتے جاتے ہیں۔ وہ بروقت موت کے فرشتوں کو دیکھ کر بھاگ کر اپنے
گروہ میں مل جاتے ہیں وہ قتل نہیں ہوتے وہ شاہ اسی آدمی کی شکل کے ہوتے
ہیں اور وہی نام بھی ہوتا ہے۔ جو لوگوں کو دکھائی دیتے ہیں وہی شیطان
ہوتا ہے۔ اور روح نیک بندوں کی مقام علیین میں رہتی ہے اور بد بندوں کی
گنہگاروں کی مقام سجین میں مفید رہتی ہے وہ بروقیامت شفاعت حضور
اکرم بہت سی جنت میں اور بقایا دوزخ میں رکھی جائیں گی جب حضور کو معلوم
ہوگا کہ ہماری امت کے لوگ جہنم میں بھی ہیں پھر دوبارہ شفاعت کر کے جنت
میں لے جائیں گے لقبول حضرت پتنگ شاہ صاحب سیاح اب غور طلب یہ
مسئلہ ہے کہ کیسے شیطان انسان کے ساتھ ہوا مصنف نے بہت سی باتیں رسانی
چھوڑ دی ہیں جس سے طول ہو جاتا اصل مطلب ہی لکھ رہا ہوں اور جو باتیں لوگ
جانتے ہیں اسے بھی چھوڑ دیا ہے جیسے حضرت آدم کی ایک ہزار برس کی عمر شریف

ہوئی چالیس برس جنت میں رہے جنت سے باہر اگر دو سو برس حضرت حوا سے جدا رہے اس کے بعد خداوند عالم نے پیغمبر عطا کی کہ بطفیل رسول اکرم دعا کی قبول ہوئی اب حضرت آدم و حوا یکجا رہنے لگے اس وقت پھر شیطان بہکانے کی فکر میں لگا یہ سب قصہ شیطان کا جنت میں داخل ہونے اور حضرت حوا کو بہکانا باعث جنت کے نکلنے کا اور پھر دونوں کا دنیا میں جدا جدا رہنا پھر ایکجا ہونا اور بھول آدم معاف ہونا یہ سب پھوڑ کر یہ بتانا چاہتا ہوں کہ انسان کے جسم میں شیطان کیسے داخل ہوا۔ انسان مرکب خطا و النسیان گیوں کھانا حضرت آدم کا بہ محبت حوا یہ بھی بھول ہے اور اب دوبارہ شر شیطان یہ بھی بھول سے ہوا۔ عز ازل یعنی شیطان کا ایک لڑکا پہلے سے جو تھا وہ خناس نام سے تھا۔ لہذا شیطان نے خناس سے کہا کہ بیٹا تجکو آدم جان گئے ہیں اب تم دھوکا دو۔ پس خناس بمشکل کچھ شیر خوار بکر باغ میں حوا کے رونے لگا۔ حضرت حوا نے اسے گود میں اٹھا کر بھلانے لگیں اور باتیں کرنے لگیں اتنے میں حضرت آدم آگئے اور انھیں نے یہ تماشہ دیکھا اور پہچان لیا اور دوڑ کر اس بچے کو گود سے حوا کی لیکر زور سے پکڑا۔ مگر یہ تو شیطان تھا کچھ انسان تو تھا نہیں گرتے گرتے غائب ہو گیا۔ حضرت حوا نے کہا یہ کیا کیا یہ شیطان کا لڑکا شیطان ہے خناس اور اس کے اور بھائی شیطان ابیض اور شیطان اسود بھی ہیں ان سے ہوشیار رہو یہ دھوکہ دینے پھر آتے ہیں عرض کئی صوفیوں نے بدل کر کئی بار آیا مگر حضرت آدم آگئے اور حضرت حوا اسکے کمر سے محفوظ رہیں اب مرتبہ خناس بکری کا بچہ بنا ہوا باغ میں حوا کی کلیں کر رہا تھا حوا کو اس پر پار لیا اور اسے گود میں لئے تھیں کہ حضرت آدم آگئے۔ اور کہا بچا آج تم شریعت

کے اندر مل گئے ہو اب تمکو نہیں چھوڑوں گا یہ کہہ کر اسکو پکڑ کر ذبح کر ڈالا اور بھون کر کھایا اور حوا کو کھلایا وہ روز اسی میں ختم ہو گیا اور یہ اطمینان ہوا کہ یہ روز آتا تھا آج قصہ ختم ہو گیا شب بھی ختم ہوئی صبح کو شیطان آیا اور کہا اے آدم تم نے ہمارے لڑکے کو کھایا آدم نے جواب دیا کہ اس نے عرصہ سے پریشان کر رکھا تھا۔ اب شریعت کے اندر مل گیا تو بھون کر کھا گئے اور بگ بھی آئے وہ گویں ہو گا شیطان نے کہا گویں نہیں ہے تمہارے اور حوا کے پیٹ میں ہے آدم نے کہا کل کھایا تھا اس وقت اور کھانا کھایا کیا وہ رکھا رہا شیطان نے کہا دیکھو میں آواز دیتا ہوں وہ بولے گا پس شیطان نے پکارا خناس اسے کہا جی بادا جان کہا کیا کر رہے ہو کہا نفس میں بیٹھا مزے کر رہا ہوں کہا کیسے آئے کہا صرف ایک بوٹی میں بیٹھ کر چلا آیا اور نفس میں بیٹھ رہا اسی طرح حوا کے پیٹ سے بولا کہ ایک بوٹی میں بیٹھ کر چلا آیا نفس میں بیٹھا ہوں شیطان نے آدم سے کہا سنا یہ مرا نہیں ہے زندہ ہے اور تمہاری نسل میں جو پیدا ہوتے رہیں گے سوائے محمد کے سب کے ساتھ پیدا ہوتا رہیگا۔ یہ کہہ کر فرار ہو گیا۔ چونکہ آدم کو کئی مرتبہ خناس دھوکا دینے آیا اور حضرت آدم اس کے بار بار آنے سے پریشان ہو چکے تھے اس وجہ سے عقل ناقص ہو چکی تھی لہذا یہی ذہن میں آیا کہ کہا جاؤں ادھر خناس اسی فکر میں تھا کہ یہ عہدا کہا جائیں پس یہ ایک بکری کے بچے میں علوم کر کے حوا کے سامنے خوش نیلیاں کر رہا تھا اتنے میں آدم آگئے انھیں نے پکڑ کر ذبح کر نیکا ارادہ کیا جب چھری گردن پر رکھی خناس الگ ہٹ گیا جب ذبح کر چکے گوشت میں چھپ رہا جب لکا گیا تب ہٹ گیا جب پک چکا تو ایک بوٹی میں بیٹھ گیا

حضرت آدم تو یہ سمجھ رہے تھے کہ ہم جناس کو کھا رہے ہیں لہذا بیخوف و خطر کھا گئے پس حوائی بھی کھایا۔ اب غور طلب یہ مسئلہ ہے کہ جو شیاطین قتل ہو جاتے ہیں وہ تو ختم ہو جاتے ہیں اور جو بھاگ جاتے ہیں وہ اسکا شکل اور اسی نام کے ہوتے ہیں۔ اب جب نسل آدم نے ترقی کی تو مشیاطین بھی بڑھے اور جو قتل ہونے سے بچے وہ ایک گروہ ہو گیا لہذا اس پر شیطان ابیض و شیطان اسود بادشاہ ہوئے رات کو اسود حکومت کرتا ہے اور دن کو ابیض حکومت کرتا ہے اور سب پر حاوی عزازیل یعنی اصل شیطان ہے اب جب زمانہ حضرت آدم سے خالی ہوا۔ حضرت آدم کی عمر ایک ہزار برس کی ہوئی چالیس برس جنت میں رہے اور نو سو ۶۰ برس دنیا میں رہے۔ اسکے بعد ابلیس یعنی شیطان اصلی نے لوگوں کو جادو سکھایا جس سے وہ ابلیس بچے ان کے پاس آنے لگے کچھ عرصہ کے بعد وہ بیر کھلانے لگے وہ بیر جس جسم میں چاہے بیٹھ کر باتیں بکھارنے لگے جب اس درجہ تک جادو نے رسائی کی تو اب تازہ مردہ مرجانے کے بعد نئے شیطان کو قابو میں لانے کی تدبیریں سکھائیں جس کا نام مردہ اٹھانے کی ترکیب نام رکھا اسی طرح جادو بڑھتا گیا اور جسکے پاس زیادہ شیاطین قابو میں ہوئے وہ زبردست کھلانے لگا یہ بنیاد جادو کی ہے جسے خداوند عالم نے حضرت موسیٰ کو بھیج کر غارت کرا دیا۔ مگر بالکل غارت نہیں ہوا کچھ شعبہ جات باقی رہ گئے اس لئے کہ جو فرعون کے ساتھ مشرک نہیں ہوئے تھے یا بھاگ کر

پوشیدہ ہو گئے تھے وہ رہ گئے اور ان سے ہندوستان میں جادو آیا۔ جسکو دہنتر و لونا چھاری وغیرہ نے جمع کیا۔

حضرات اہل اسلام سے گزارش ہے کہ آپ حضرات سمجھیں کہ شیطان آپ کا قدیم دشمن ہے اس سے ہر وقت ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے اس سے محفوظ رہنے کی خاص صورت یہ ہے کہ جو کام شیطان نے کیا ہے نہ کیجئے اور جو فرشتوں نے کیا ہے وہ کیجئے دوم ہر کام کرانا مینا سونا بیٹھنا عرض جملہ امورات میں جو بھی کیجئے بسم اللہ کہہ لیجئے سوم لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و آتوب علیہ پڑھتے رہئے ایک ورد کر لیجئے وظیفہ بنالیجئے وقت مقرر کر لیجئے چھارم جو خیال پیدا ہو اس پر غور کیجئے کہ یہ نفس سے پیدا ہوا یا دل سے جلتی تری باتیں ہیں نفس سے نشوونما ہوتی ہیں۔ اور جلتی نیک باتیں ہیں وہ دل سے پیدا ہوتی ہیں دیگر نیک بات کا خیال آتے ہی فوراً کیجئے اور وہ بات پر غور کیجئے کہ یہ کیسی ہے اور نتیجہ اس کا کیا ہے یہ چند باتیں بطور نصیحت کے لکھیں ہیں اگر آپ نیک عمل کرتے رہیں گے تو ہر وقت روح پرواز کرنے کے تکلیف نہ ہوگی ورنہ نہ معلوم کیا ہونعوذ باللہ من ذلک اب تھوڑا حال پتنگ شاہ صاحب کا مکر رکھتا ہوں پھر اصل کتاب شروع کرونگا۔

پتنگ شاہ صاحب نہایت نیک طینت و نیک خصلت عبادت گزار سیاح سیاحی میں گل بکاؤلی کے باغ کے قریب تک گئے

ہزار ہا قسم کے لوگوں سے ملاقات ہوئی بڑے بڑے فقیروں سے ملے
 بہت بڑے ماہرین علم ہوئے وہ رازدار جادو۔ سحر تنتر کیمیا سیمیا
 ریمیا کے تھے فرماتے تھے جادو شیطان نے سکھایا بصورت انسان
 ہو کر اور سحر سامری نے ذہن سے بنایا اور تنتر علم نجوم کے سیارگان
 و چھتروں کی طاقت سے بنتا ہے اور کیمیا۔ قارون نے بنائی اور سیمیا
 دو قسم کی ہے اور کیمیا بھی دو قسم کی ہے ایک قد ثاقبی سے بنتی ہے دوم
 اجزائے اسی طرح سیمیا علم اجنبی ہے جیسی چاہیں شکل بن جائیں وہ سیمیا
 شیطان سے ہے اور دوسری سیمیا مثل مسمرینیم کے ہے بلکہ اسکی ایک
 مسمرینیم ہے وہ اپنی روح دوسرے جسم میں ایجاب لے اور اسپرینے
 پھرنے جملہ حرکات میں قابو رکھنے کے ہے سوم سیمیا جمشید سے ہے جمشید
 بہت بڑا پنڈت اور ماہرین علم نجوم ہوا جس نے تنتر بدیا
 ایجاد کی انے تیس خدا کہلوایا فارسی میں تنتر کو علم شعبہ کہتے
 ہیں لہذا بذریعہ تنتر بھی صورت بدل جاتی ہے اور جو بھی سیمیا
 عمر و عیار سے ہے۔ اب یہاں سے پتنگ شاہ و مستری ننہی علم
 صاحب دونوں کا ملا کر مغز لکھتا ہوں جسے سامعین کو معلوم ہو کہ یہ
 علم کیا ہے اور کس طرح اس سے فائدہ ہو سکتا ہے منتر جتنے ہیں
 یہ سب مستری ننہی رام صاحب کے ہیں اور ترکیب و قواعد و راناس
 کا پتنگ شاہ صاحب سے ملا سامعین کو معلوم ہو کہ ایک عورت
 کا لڑکا مر گیا۔ اور وہ اس کی محبت میں بیقرار تھی پس شیطان نے

یہیں سے ابتدا اس علم کی مشروع کی جھٹ پٹ ایک عورت سن دراز
 کی صورت پر طیار ہو کے تھانی پو جا کرنے کی ہاتھ میں لی پھول مار
 گوئی دھوپ سینہ درد وغیرہ سے مرین چومک جاتی ہوئی کچھ کچھ کرتی
 ادھر سے گذری اسی عورت کو روکے ہوئے دیکھ کر تھانی کھلے کھلی
 اور اس کے ساتھ وہ بھی رونے لگی جب وہ تنگ کر خاموش ہوئی تو
 اسے حال پوچھا اس نے اپنے کچھ کی بیماری و مرے کا حال تمام کمال
 بیان کیا جب اس نے کہا کہ ہمارے پنڈت جی مردے کو بلا دیتے ہیں
 تم کہو تو ان سے کہیں کل جب ہم پوچھا کہ نکلیں گے تو تم ملنا ہم
 تمہیں ایک ترکیب بتلائیں گے جسے وہ لوگ تمہارے پاس پہنچائیں
 وہ عورت بہت خوش ہوئی اور کہنے لگی ہوا اگر تم آؤ گا بلا دے
 تو ہکا مول لے لو اور ہماری جان بچاؤ نہیں تو ہم پوچھیں روئے
 روئے مرجائیں گے تمہری بڑی کرپا ہوگی ہم تمہارا انتظار کریں گے
 تم آنا ضرور اور پنڈت جی سے پوچھ کر چکو وہ ترکیب بتانا جس سے
 ہمارا پوتہ آکر ہم سے ملے یہ تسلی دیکر تم بوا آئی دوسرے روز حسب
 وعدہ شیطان پھر اسی کی شکل میں اسے ملا۔ اور کہا کہ اگر اسے گاڑ دیا
 ہو تو اس کے قبر کی مٹی لاؤ اور اگر پھونک دیا ہے تو مر گھٹ
 سان سے چٹاکی راکھی لاؤ۔ اس طرح سے لاؤ کہ سینچر یا سووار کو
 نیوتہ دے آؤ نیوتہ دینے کا طریقہ یہ ہے کہ قبر پر یا مر گھٹ پر
 سینچر یا سووار کو جاسے ساور نیوتہ دے کہ کل ہم تمہیں لیتے آئیں گے

لہذا۔ انوار یا منگلوار کو جا کر قبر یا مرگھٹ کی خاک لائے مگر نیوتہ میں
 لونگ کا نور دھوپ مٹھائی گوگل کو بان آگ سب ہونا چاہیے
 اور اچھا وہی ہوتا ہے جو سینچوار یا سوموار کو مرے اور اسی دن
 اسے نیوتہ دیکر دوسرے روز اٹھالائے اسی طرح سے کہ
 جو خاک اٹھالایا ہے اسے گائے کے دودھ اور گوند ملا کر
 خاک کو گوندھے اور ایک ہانڈی میں بیٹھا ہوا پتلہ بنائے سر پر
 چراغ جلائے سلتے آگیاری رکھے آگیاری میں گوگل لونگ
 کا نور لو بان دھوپ ملا کر دیتا رہے اور یہ منتر انچاس
 مرتبہ روز پڑھے تیرہ روز ایسا کرنے سے حاضر ہوتا ہے
 تیرھویں دن مٹھائی ہر قسم کی پکوان ہر قسم کا بیوہ ہر قسم کا
 ایک صاف کپڑے پر چن دے جب وہ آئے جو اسے پسند
 وہ دے۔ بات چیت کرے جو اس وقت اقرار ہوگا وہی
 رہے گا یہ سب باتیں اس عورت کو ذہن نشین کرادیں اور
 بتلا دیا کہ تم اسے یہ اقرار لے لینا کہ تم اب میری زندگی
 بھر رہنا جانا نہیں یہ سب سمجھا بجھا کر کہا آج ان سب باتوں
 کو سمجھ بوجھ کر یاد رکھو اگر تم اسے بلانا چاہتی ہو تو کل آکر ہم منتر
 بھی بتا دیں گے جسے وہ جلا آوے مقدم یہ ہے کہ تم یہ تبت
 کر سکتی ہو تو بتلا میں بھی ورنہ کیا ضرورت ہے کہ دوسرے بھی میں
 کوئی نائدہ نہ ہو نہ تمہارا ہمارا وہ عورت نہایت خوشامد ہے

پیش آئی اور کہا پنڈتائن ہم تیری چیری ہیں آپ جو کہیں گی
 کریں گے مووا ہمارا پوت آجائے پنڈتائن نے کہا کہ تمہارے
 پوت کے بلانے ہی کی یہ سب تدبیر ہے گھبراؤ نہیں کرو گی تو آجائے
 یہ کہہ کر پنڈتائن چلی گئی دوسرے روز حسب وعدہ پنڈتائن
 بن کر شیطان صاحب پھر آئے ہاتھ میں تھانی پوجا کی گنگا جلی
 رکھی ہوئی پھول لونگ کا نور دھوپ سلگتی ہوئی سیندور کی
 ڈبیہ رکھی ہوئی سامنے سے نمودار ہوئیں جلدی سے وہ عورت
 بڑھی اور اسنے کہا مہاراجن پالاگی پنڈتائن نے جواب دیا
 آنند رہو بچہ عورت نے کہا کہ ہمیں سب منظور ہے جو آپ
 کہیں وہ کریں گے تب اسنے کہا کہ آشنان کر آؤ تب
 بتائیں جلدی سے وہ آشنان کر کے آگئی تھانی میں سے سیندور
 کی ڈبیہ کھول کر اس عورت کے ماتھے پر ٹیکہ لگایا اور کہا
 اسی طرح سے روز آشنان کر کے ٹیکہ لگایا کرو اور جو منتر میں
 بتاتی ہوں انچاس بار روز جا پ کرو اور آگیاری پر سب
 بنا ہوا دھوپ چھوڑتی جاؤ اور یہ سمجھ لو کہ وہ اب آ رہا ہے
 تیرھویں دن آجائے گا جب جا پ کرو بھی خیال ہو کہ وہ آ رہا
 ہے راستہ میں ہے۔

منتر یہ ہے

پریت نسا۔ (یا فلان بن فلان تسی) تج اٹھ جاگ جاگ جہان کو

لگاؤں وہاں کو لاگ جو وہاں کو نہ لاگے تو مارا اسی مسان سے
پاؤں سے دوہائی اس مسان کی۔

تیرھویں دن سب چیزیں مندرجہ سامنے رکھی جائیں۔ یہ
سب بتلا کر پنڈت تائن چلی گئیں وہ عورت ماتا بھری تھی فوراً
اسنے جھٹ پٹ سامان کیا اور سوموار کو نیوتہ دیکر منگل وار
سے پڑھنا شروع کیا چار پانچ روز بعد شیطان پنڈت تائن
بنا ہوا سامنے آیا۔ اور ماجرا دریافت کیا عورت نے سب من وعین
بتلا دیا۔ غرض اسی طرح بارہ دن گذر کر تیرھواں دن آیا اس
روز اسنے سب طرح کا سامان جو بتلایا تھا اس نے ہیکل
رکھا تیرھویں دن وہ لڑکا ہنستا بولتا آگیا عورت نے بہت خوشی
سے سب سامان اس کے آگے رکھا اسنے جو چاہا کھایا
اور اقرار کیا کہ اچھا اب نہیں جائیں گے۔ غرض اب تو پنڈت تائن
کی بڑی قدر ہوئی اور ہر اک عورت اسے اپنی اپنی کتھا سنانے لگی
کسی کا باپ مر گیا کسی کی ماں مر گئی کسی کا بھائی مر گیا غرض پنڈت تائن
نے کچھ اور عورتوں کو بھی جاپ کا طریقہ سکھایا۔ جب اسی طرح ایک
گروہ ہو گیا تب اسنے کسی کو چار کسی کو دس کسی کو بیس تک کرادے
اور ان سے طرح طرح کے کام لینا بھی بتلائے اب جب اس
میں نا اتفاقی ہوئی تو جس کی طرف پنڈت تائن رہیں وہی جیت پر
اسی طرح جب زیادہ چرچا بڑھا تو تمام مصر میں جادو گر

اس میں فرعون بسبب طاقت زیادہ ہونے کے بادشاہ بن گیا اور آخر کار
اتنی طاقت بڑھ گئی کہ ذاکھلوانے لگا جب خداوند عالم نے
موسیٰ کو معجزہ عطا کر کے ان کے مقابلہ پر بھیجا اس وقت کچھ جادوگر
جو خود سر تھے وہ فرعون کے ساتھ شریک نہیں ہوئے اور کچھ بھاگ
کر انھیں کے سایہ عاطفت میں رہے جب فرعون عرق ہو گیا
اور حضرت موسیٰ کی فتح ہوئی تب بقایا جادو گر چھپ رہے تاکہ
ہلاک نہ کر دئے جائیں اب یہ جادو گر وہی رہا صورتوں میں
منتقل ہوتا رہا یہ اصلیت جادو کی ہے اب آپ لوگ کیسے
کریں یہ آگے بقول اساتذہ بہ عنوان تنگ شاہ و مستری تنہے رام
لکھتا ہوں جو عمل کرے گا وہ اس کا مزا چکھے گا یہ آخر زمانہ کا جادو
حب قول دہنتر و لونا چاری وغیرہ ہے جسے مستری تنہے رام
نے جمع کیا۔ اور تنگ شاہ سے اسکے ارکان درست ہوئے
سنئے جناب اگر کسی مردے کو اٹھانا ہے تو پہلے یہ سمجھ لیجئے
کہ آپ اس کا نام جانتے ہیں نہیں جانتے تو دریافت کر لیجئے
اور اگر اسے دیکھا ہے تب بھی آدے کا بشرطیکہ نام معلوم ہو اور
اگر اس کی ماں کا نام بھی معلوم ہو تو نہایت مضبوط ہوتا ہے
اب رہا یہ امر کہ کسی سے ایک بھی چلہ میں آجاتا ہے اور کسی کو تین چلہ
تک کرنا پڑتا ہے محض اپنا رجوع قلب اور یکسوئی قلب کی ضرورت
ہے اور منتر پڑھنے کے وقت مرد کے لئے تنہا اور عورت کے لئے

تستی کہا جاتا ہے۔ مثلاً ایک عورت جس کا نام منی ہے اور ماں کا نام شکنتلا ہے تو منتر اس طرح سے پڑھنا چاہئے۔ اور پہلے روز بھی کچھ سا ان کھانے کا رکھنا چاہئے چاہے وہ بعد جا رہے کے خود کھائے چاہے کسی کو دے دے اور تیرہویں دن پورا سامان رکھے۔

منتر یہ ہے

پریت تستی منی بن شکنتلا تج اٹھ جاگ جاگ جہان کو لگاؤں لاگ لاگ جو نہ لاگے تو مارا اس سان سے پاوے دوہائی اس سان کی دوہائی دہنتر بید کی۔ اور مرد ہو تو مرد کا نام لگا لو اور اس کی ماں کا نام ملا لو اور اگر ماں کا نام نہ ملے تو صرف ایک ہی نام سے جا پ کرو۔ مگر مرد کے لئے پریت تنہا بیر بن سندرتج اٹھ جاگ جاگ۔ اس طرح سے پڑھو انچاس بار روز۔ ترکیب سب اوپر لکھی ہوئی ہے اس کے دوبارہ نہیں لکھی۔ یہ مردہ اٹھانے کی ترکیب ہے مگر یاد رہے کہ مسلمان بدکار کو اٹھا سکتے ہیں۔ اور نیک بندے اسے جو ہوتے ہیں ان کا شیطان قتل ہو جاتا ہے لہذا وہ نہیں اٹھتے۔ محنت برباد ہوتی ہے دوم یہ کہ مسلمان بدکار کو

اٹھانے کی ترکیب بقول پتنگ شاہ دوسری ہے اول تو جہاں تک ہو کفن میں سے کمر بند ہونا چاہئے ورنہ روئی جو مردے کو لگا کر ہنلاتے ہیں وہی ہو وہ کپڑا جس سے ہنلانے میں تہمت نام سے ہوتا ہے باکھیہ غرض جو اس کے جسم سے سس ہو گیا ہو وہ کپڑا ہو دوم اب روئی مردے ساتھ نہیں رکھی جاتی پہلے رکھی جاتی تھی اور اناج قبر پر باکھتے ہیں وہ سب مول لے لے یا کسی طرح لے لے اور نام بھی معلوم کر لے۔ یہ شیاطین اسی نام سے ہوتے ہیں جو نام انسان کا ہو اور بجنہ وہی شکل بھی ہوتی ہے اب ایک دوسری لین شیاطین کی بیان کی جاتی ہے۔ ایک قسم شیطان وہ ہے جو ذریت خناس سے ہے وہ انسان کے ساتھ پیدا ہوتا ہے اور پرورش پاتا ہے اور بروقت موت خدا رسیدہ اشخاص کا قتل ہو جاتا ہے اور بدکار کا بھاگ جاتا ہے دوسری قسم شیطان کی شیطان ابیض اور شیطان اسود سے ہے۔ ان دونوں کے بونچے ہوتے ہیں وہ خواہ شیطان ابیض سے ہو یا شیطان اسود سے ہوں ان کی ذریت خاص ذریت شیطان کی ہے اور وہ اپنا اور اپنے بچوں کا نام اکثر پرانے موحوم اساتذہ کے نام سے رکھتے ہیں جیسے سید برہنہ یا سید احمد کبیر وغیرہ یہ حضرات ایسے گذرے ہیں کہ جن کے شیاطین قتل ہو گئے اور روح مبارک بھی مقام

۳۲
 علیین میں ہیں پس ایسے حضرات کیسے آسکتے ہیں۔ اب رہا یہ
 امر کہ ابیض یا اسود کی نسل سے جو پیدا ہوتے ہیں وہ اپنا
 نام اکثر بزرگوں کے ناموں پر رکھ لیتے ہیں لوگوں کو دھوکا دینے
 کی غرض سے اور وہ عہدہ دار بھی ہوتے ہیں اور خناس
 کی اولاد رعایا اور ماتحت ان کے ہوتی ہے۔ مثلاً سید برہنہ
 یا اور اسی طرح کے نام رکھتے ہیں اور خاص نسل شیطان سے
 ہیں اور عمل کرنے سے آتے ہیں شیطان ابیض بادشاہ دن کا
 ہے جو لوگ دن میں مرتے ہیں اور ان کے شیطان قتل ہونے
 سے بچکر بھاگ جاتے ہیں وہ ابیض کی رعایا ہو کر رہتے ہیں
 اور جو لوگ رات میں مرتے ہیں ان کے شیطان اسود کی رعایا
 بن جاتے ہیں ان دونوں کی نسل کے شیطان عہدہ دار ہوتے
 ہیں اور خناس کی نسل کے رعایا ہوتے ہیں محنت کرنے سے
 شیطان ابیض و شیطان اسود بھی مسخر ہو جاتے ہیں اور امسل
 شیطان ابلیس بھی مسخر ہو سکتا ہے اور اپنا شیطان لینے
 ہمزاد بھی مسخر ہوتا ہے اور کام ہمزاد ہی سے زیادہ نیک ہے
 اب یہ سمجھ میں آگیا۔ اب حال انسان مسلمان کے شیطان کے
 اٹھانے کی ترکیب لکھتا ہوں خوب ذہن نشین کر لیجئے۔
 منتر ہے۔ نام ضرور دریافت کر لیجئے اور جہاں تک ممکن ہو ان
 بھی نام معلوم کر لینا چاہئے اور نام شامل کر کے چالیس روز پڑھئے

۳۳
 اولاً قبر پر جا کر شیشی پھول عطر چڑھا کرے لو بان سلگے فاتحہ دے
 سکتا ہو تو دے دے ورنہ کسی دوسرے سے فاتحہ دلو اگر
 نبوتہ دے بروز بدھ ہمار شنبہ جا کر نبوتہ دے کہ کل ہم آپ کو
 لینے آئیں گے طیار رحمتے گا۔ جو عرات کو جا کر وہ باسی کھول عطر
 وغیرہ جو رکھا ہو وہ ایک کوری ہانڈی میں اٹھا کر رکھے۔۔۔۔۔
 اور کئے چائے میں ملنے آیا ہوں یہ کنگرہ ہانڈی معہ کھول وغیرہ کے
 اٹھا کر لے آئے۔ اور ایک جگہ بالکل علیحدہ اسکے لئے مقرر کرے
 اور نبوتہ دانی ہانڈی پر جس میں کھول وغیرہ ہیں اس پر ایک چراغ کڑھے
 تیل سے روشن کرے تہی کفن کی کمر بند کی یاردی کی مردے کی یا
 تہت کئے وغیرہ سے بنائے اور یہ منتر اکتالیس بار۔ چالیس
 دن پڑھے چالیسویں دن ہر طرح کی کھانے کی چیزیں ایک
 دسترخوان پرچن دے اور وہ اناج جو مردے کے ساتھ کاٹے
 وہ بہت احتیاط سے رکھے اسکو وہ مانگے گا وہ ندے اور جو مانگے
 دے دے اور کہے کہ یہ کام میرا کر لاؤ تو وہ اناج دیں گے کام کر چکے
 چراغ بڑا دو چلا جائے گا جب چراغ جلاؤ گے منتر پڑھو گے آجیگا
 مگر چالیسویں دن یہ اقرار کر لینا کہ جب ہم بلائیں چلے آنا اور جو کام
 کی ضرورت ہو کر ناتب وہ آتا رہیگا۔ اور آتے ہی وہی اناج مانگے گا
 اور جو پسند کرے وہ رکھ چھوڑنا وہی دیتا۔ وہ اناج پاجائے گا
 ورنہ نہیں آئیگا۔ اب مثال کے طور پر فرضی نام قائم کر کے لکھتا ہوں

بجائے اس نام کے جو نام اس کا ہودہ لینا اور اگر نام بھی مل جائے تو ملا لینا نہیں تو ایک ہی نام سے پڑھنا وقت مقررہ نہ ملے اور نافع نہ ہو نہیں تو کام خراب ہو جائے گا۔ اور دوسرا چلہ کرنا پڑیگا اگر ایک یا دو چلہ لیں نہ آئے تو تیسرا چلہ کرنے سے ضرور آئے گا۔

منتزہ ہے

آرون آرون بسمل رون تج کفن اٹھ کمر قبر خاک ساری کب تک گور میں منجل بہاری اٹھ کر طیار ی کروٹ کب تک سوئگے۔ منے بن اچھن محبت سے اٹھ کے چلو رفیق ہونگ تمہیں منظور بخدا علم شہدیلو خاک اٹھاؤ میرے رنگ اٹھ کر آؤ بحن لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ واسطہ شفیق و رفیق کا واسطہ محمد رسول اللہ کا واسطہ اپنے ایمان خدا کا اٹھ کر میرے کام بناؤ جس کام کو کہوں نہ بنا کے لاؤ تو حشر میں کلمہ محمد نہ پاؤ تمہیں واسطہ بارہ امام کا۔ اکتالیس بار چالیس روز یہ منتزہ پڑھے دو ترکیبوں میں سے ایک سے مسلمان اور ایک کے ہر قوم کے آدمی اٹھ آئیں محنت شرط ہے اور تنہائی ہو اور ہر طرح کا کام تکلی کا بشرطیکہ

۱۔ ۶۔
سفر ہو جائے۔ اب اس میں بھی دو طریقہ کہلاتے ہیں ایک پیران دوسرا ہندوان اب یہاں سے پیران لکھتا ہوں۔ اس اسم کی ذکاۃ ادا کرنے سے ایک تخت دریا میں تیرتا نظر آتا ہے۔ اس پر ایک بادشاہ اور مصاحبین بیٹھے نظر آتے ہیں جس وقت تخت نمودار ہو چو جائے مانگ لے خواہ کسی قسم کی حاجت ہوگی وہ پوری ہوگی خواہ یہ مانگ لے کہ جب کوئی حاجت ہو تشریف لا کر امداد کیجئے گا۔ اگر آپ کوئی حاجت رکھتے ہیں تو اکیس دن میں خدا چلے تو پوری ہو جائے گی اور اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ جب جس کام کی ضرورت پڑے ہو جائے کرے تو تین چلہ کرنا ہوگا جب اقرار ہو جائے کہ اچھا جب چاہو گے آجائیں گے تب بھی ہر معجزات کو دریا جانا ہوگا۔ واضح ہو کہ یہ عمل تخت سلیمان کا ہے لہذا جو تاجدار آپ سے ملے گا وہ بڑی شان والا ہے اور اسکے تابع ہیں۔ کتنے ہی جن ہیں اوصاف اس کے بے شمار ہیں۔ جب آپ کریں گے جب آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ اب آپ کو طریقہ عمل بتلاتا ہوں روز اول مسلمان ہو روزہ رکھے ہندو ہو برت رہے نوچندی جمہرات کا دن مخصوص ہے شام کو شیر برنج پکا کر ایک کوری ہانڈی میں نکالے اور حسب مقدور میوہ مٹھائی اور وہ ہانڈی غلط و پھول ایک مٹی کے طباق میں بہت احتیاط سے رکھے لوہان کوئلہ آگ یا دیاسلانی لیکر دریا جائے اور دریا کے کنارے کسی جگہ کو

۳۷
مقرر کر کے نشانی بنا دے اور آگ جلا کر لوہا بن سلگتا رہے اور
طباق بھی سلنے رکھ لے لالٹین بھی لیجا سکتا ہے۔ چاہے نہ لے
جائے یہ منتر پڑھنا شروع کرے۔ اکتالیس بار روزانہ پڑھنا
چاہئے معمولی کام کے لئے اکیس روز کافی ہے ورنہ چالیس روز
پڑھے اور درمیان میں ہر جمعرات کو میوہ مٹھائی۔ یا کھیر۔ یا بیٹھاوی
پھول عطر وغیرہ لیجانا چاہئے۔ اور جب پڑھ چکے تو دریا میں چھوڑ کر
چلا آئے۔ کیسا ہی زبردست کام ہو۔ محبت۔ عداوت۔ رہائی۔ مجبوس
مقدمات ملازمت۔ ترقی کاروبار۔ دوستی یا دشمنی۔ غرض ہر اک
کام ہو جاتا ہے۔ محنت شرط ہے۔ طریقہ مجرب ہے۔ مصنف کا
کیا ہوا عمل ہے دس گیارہ برس کی عمر میں اسکو کر چکا ہوں۔

منتر یہ ہے

اُتر نشانے دیت ہے سلیمان پیام چاروں نوکل نگ حلین
نبی رسول ساتھ پورب پھم اتر کھن زمین و آسمان دوست
دشمنی قاتل یا رخنہ سب کو دیکھنا بس میں کرے سنسارا
جو گئی اس میں کرے دشمنی کی کرے ناس دشمن کو دوست بنائے
برائے خدا جو قاتل میرے تئیں مجھ کو بچائے خدا نکل جگہ میں

کر و تحت سلیمان برائے خدا یہ کام نکالو اتنا کمنا میرا مانو شکو واسطی
خدا کا۔

عمل خضر

اس عمل کے پڑھنے سے چار موکل آتے ہیں اور ان سے
کام محبت عداوت تباہی دشمنی کا نکلتا ہے۔ طریقہ اس کے پڑھنے
کا یہ ہے کہ مسلمان ہو تو بروز جمعہ شیرینی لیجا کر مسجد میں رکھے اور
نذر خواجہ خضر اور چاروں موکلوں کی دے اور اگر ہندو اس عمل کو
کرنا چاہے تو اتنا کام کسی مسلمان سے کرا لے اور بعد نماز جمعہ وہ
شیرینی دروازہ مسجد پر بانٹ دے جو بچ رہے وہ لئے آئے
اور جو مقام تخلیہ عمل پڑھنے کا مقرر کیا ہے۔ وہاں پر بٹھکر پڑھے
محبت کے لئے محبت کی جگہ اور دشمنی کے لئے دشمن کی جگہ نام ملائے
اور چالیس بار روزانہ چالیس روز پڑھنے سے کام ہو جاتا ہے یہ
بھی مصنف کا کیا ہوا عمل ہے مگر ہر جمعہ کو شیرینی پر فاتحہ دیکر مسجد کے
دروازہ پر بانٹے گریا دے کہ اگر عمل چھوڑ دیا جاتا ہے تو خستم
ہو جاتا ہے مثل مردے کے تصور کرو۔ مثلاً اپنے پانی گرم کیا اور
خوپ کیا مگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ ہمہ وقت گرم لے تو آگ پانی کے

نیچے سلگتی رہنے دو نوحیب چاہو گرم پانی ملے گا۔ اسی طرح عمل سے
کام ہو گیا اب اگر آپ پڑھتے رہیں تو ہر وقت کام کر سکتے ہیں اور
اگر چھوڑ دیں گے تو پھر اتنی ہی محنت کرنا پڑے گی۔ قائدہ مجرب
آزمودہ ہے۔

منتر یہ ہے

یا سرخ یا سپید یا آہو یا جاہو سوتے سے اٹھا کے لاہو درو
خواجہ خضر خاک بدر محبت کر باز و کرماء صورت نقاب پر وہ اٹھا
میرے دوست سے برائے خدا جسکو چاہو مجھ سے ملا۔ دشمن کی
خاک اڑا نہیں ترا ثانی دوسرا ہے بسم اللہ پر میرا دل جلتا ہے بقی
لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ۔ یا حق میرے کام پر لاؤ یا رب میرے
کام بناؤ یاد کرتا ہوں اسی خضر کو سوتے سے جگا کے لاؤ ٹکوا لیا
ہے خدا کا۔

عمل سید برہنہ

یہ عمل مستری جی کے ایک شاگرد تھے نام مسلمان تھے اور
انکے ہاتھ پر طیار ہوا تھا اسے وہ ہر ایک کام ہر ایک شخص کا کرتے تھے

۴۰
اندھڑی آن بان کے آدمی تھے اور نہایت شان و شوکت سے رہتے
تھے نہایت آرام سے زندگی بسر کرتے تھے منصف مزاج تھے کسی
کو ستاتے نہیں تھے۔ چاہے کوئی بھلا کے یا برا کچھ سروکار نہیں
رکھتے تھے۔

عمل کرنیکا طریقہ

بروز جمعرات نوچندی یا اطوار نوچندی سوا سیر کی روٹی دو پکائے
اور کباب پسندے بکری کے گوشت کے پکائے اس پر فاکھ
سید برہنہ کا دے یا کسی سے دلوائے اور روٹی کھائے یا بانٹ
دے یا دریا میں ڈال دے اور پڑھنے کی جگہ علیحدہ مقرر کرے روزانہ
وقت مقررہ پر پڑھے چراغ کڑوے تیل کا بجلائے لو بان سلگاتا
رہے۔ اکتالیس بار روزانہ چالیس دن پڑھے عامل ہو جائے گا۔
اٹھویں دن پڑھتا رہے عمل قائم رہے گا پورے طور سے تسلط
تین چار میں ہوتا ہے جس شخص پر چاہو اس پر بلا لو بات چیت کر لو نذر
نہم بدلہ پر کرنا ہوگی کوئی کام ہونے کے بعد سوا سیر کا توشہ پھول عطر
وغیرہ کرنا ہوگا یہ منتر ہے۔

منتر سید برہنہ

سید برہنہ بالا بھولا اولٹی پیٹ پلانے گھوڑا نشی کو س کے

۴۱
دہاڑے لگا دے سوار سیر کا توڑ نہ کہادے مری باندھے سان باندھے
بھوت باندھے چڑیل باندھے نو تار سنگھ باندھے پیناری پر تیر
باندھے لائے آوے آکاس باندھوں پتال باندھوں پورب
باندھوں کچیم باندھوں اتر باندھوں دکن باندھوں نوبت پیر کا
اکھاڑا باندھوں بھری کچھری راجہ کی باندھوں اور مٹی نیچا ت باندھوں
جسکو کہوں باندھ کے نہ لاوے مان اپنی کا دودھ حرام کرے قسم
ہے کلمہ محمد کی لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ

عمل لچھیا

یہ عمل ایک نواب اچھن صاحب شاگرد ستری ننھے رام کرتے
تھے انکو دو عمل بتلائے گئے تھے ایک عمل یہ لچھیا کا اور دوسرا عورت
کے پاؤں کھولنے کا۔ لچھیا ایک عورت ہے جسکو وہ عورت بھی بنائے
ہوئے تھے کبھی وہ ظاہر طور پر دکھائی دیتی تھی اور کبھی نہیں دیکھا
نہایت حسین عورت سبک چہرہ گول بازو ابھرا ہوا سینہ تھا نواب
صاحب عیاش طبیعت کے آدمی تھے اسلئے لچھیا سے وہ کام مڑ
کا لیتے تھے جس عورت پر چاہا اس پر سوار کروا دیا وہ بے قابو ہو کر آگئی
تھی یہ کرشمہ کیا کرتے تھے اور جب کسی سے بزار ہو جاتے تھے تو پاؤں
کھول دیتے تھے اتنا بے نظیر قاعدہ ہے کہ مرد کا بھی پاؤں کھل جاتا

۴۲
ہے اور خون موٹنے لگتا ہے وہ دونوں عمل لکھتا ہوں پہلے عمل لچھیا
لکھتا ہوں اس کا قاعدہ یہ ہے کہ بچوں بارہ طہ تیل سی سر سے سینہ و
ہن کر گنگھی مٹھائی ایک کور سے رد مال پر چنے اور گول بوبان ملا کر لگاتا
رہے۔ ایک سو آٹھ بار روزانہ چالیس دن پڑھے روز اول اور روز
آخر سامان مذکورہ رو بروئے رکھے پہلا سامان وہی چالیس دن تک روز
لگائے اور اکٹھا کر رکھ دے چراغ کڑے تیل کا جلا دے بروز ختم
چل پھر نیا سامان لائے جب وہ آئے وہ سب چیزیں اسے دیکھا قرار
رائے کہ جب بلاؤ گے آؤنگی۔ اور جو کام کہو گے کروں۔ مگر اسکو عورت
بنانے کی خواہش نہ ظاہر کرنا نہیں تو نقصان اٹھاؤ گے جب آپ روانہ
ہوگ دیتے رہیں گے اور بلائیں گے تیاگ بڑھ جائے گا اور وہ خود
پھر پھاڑ کرے اور خواہش ظاہر کرے تو مضائقہ نہیں ہے بہت
ہوشیاری سے کام کرنا چاہئے۔

منتر یہ ہے

لکا صبر صبر آگنکا ٹھنکا گروتے یاد کیا گرو کا کاج کیا بر دے لے لے
لچھیا یحی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

عمل پاؤں کھولنے کا

روزانہ ماش کے آٹے کا تیل بنا کر رو برو رکھے اور ایک ببول کے کانٹے

۱۳
پر عمل پڑھ کر دم کرے اور اس پتلہ کے مقام فرج پر کاٹنا ٹھیک دے
اور تار یک جگہ یا قبر میں رکھے پہلی مرتبہ چالیس دن کرنے سے ہوگا پھر اگر
آپ آٹھویں روز جگہ لے رہیں گے تو ایک ہی دن میں ہو جائے گا
بروز منگل یا اتوار زوال ماہ میں عمل شروع کرے اور کوئی آدمی کو متعب
کرے جب پانوں کھل جائے تین دن سے زیادہ نہ رکھے کاٹنا نکال
لے ورنہ وہ آدمی ہلاک ہو جائے گا اور خون بیگناہ اپنی گردن پر ہوگا

منتر یہ ہے

چلو اٹھو قدم بڑاؤ لڑکا نٹا کلیجے لگاؤ درجس مسماۃ فلان
آہن پیر گراؤ بحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ (ایک سو اٹھ مرتبہ پڑھے)
یہ عمل متری جی کے ایک دوست تھے وہ کرتے تھے ان کے پاس
بھی دو عمل تھے ان کا نام عظمت خاں تھا۔ ایک عمل حب کے لئے تھا
کا کرتے تھے اور ایک عمل دریا میں کمرنگ یا حوض میں یا تالاب میں
کر سکتا ہے ورنہ وہ دریا ہی میں کرتے تھے۔ بربادی دشمن کے لئے
نہایت مجرب ثابت ہوا ہے ترکیب یہ ہے کہ بروز منگل ایک بجے
یا آٹھ بجے شب میں کمر بھر پانی میں کھڑے ہو کر ایک ہزار بار پڑھے۔
اسے کی جگہ دشمن اور ان کی ماں کا نام ملائے۔

منتر یہ ہے

دم دم درویشان دشمن ماں خاک پریشاں اُسے فلاں بن فلاں کو
اپنی پڑے میری بھولے بحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

دوسرا عمل شیطان کا ہے

بروز نوچندی جمعرات گڑا اور چنے پر فاتحہ شیطان کا دیکر بچوں کو
بانٹ دے اور شام کو سوتے وقت بالکل برہنہ سوئے اوپر سے چاہے
چادری وغیرہ اوڑھ لے ورنہ پہنے نہ رہے اور یہ منتر ایک سو ایک مرتبہ چالیس
روز پڑھے کیسا ہی سنگدل ہو ورنہ چالیس دن میں لوہے کی کوٹھری سے
آجائے گی۔ یہ عظمت خاں کا مجرب قاعدہ ہے۔

منتر یہ ہے

عزائل شیطان چم باندھ میری شکل پر بن شیطان فلانی کو
جالا میرے پاس ایسا جالا کہ آئے ہمارے پاس آگرنے آئے محمد ابیر
کی لات چھاتی پر کھائے تین طلاق تجھ پر سات طلاق تری بہن بھانجیا پر
اپنی ماں کی سیج پر چڑھے اپنی بہن کا ناز اکھولے اگر میرا اتنا کام

نکرا لائے دو ہائی حضرت علی کی دو ہائی حضرت علی کی دو ہائی حضرت علی کی۔

دیگر

یہ عمل ایک مسلمانہ نوروزی خانم ستری جی کے پاس آئیں تھیں وہ کرتیں تھیں دو عدد گلاب کے پھول آگے رکھ کر پڑھا جاتا ہے چالیس روز میں پھول ناچنے لگتا ہے جب پھول ناچے کام ہوا۔ لوہان ملگلا رہے اور اکیسواٹھ بار روزانہ پڑھتا رہے۔ بے نسل و لا جواب منتر ہے کتنوں کو اس عمل کی برکت سے نوروزی خانم نے دیوانہ بنا دیا اور سیکڑوں روپیہ منگا کر کھا گئیں۔ زندگی عیش سے بسر کرتی تھیں۔

منتر یہ ہے

ستر چلے پتر چلے چلے دنیا جہاں میرے باپ سے میرے
موتے شکل جہاں موتے موتے میں سمجھے پکاروں میرا مہیا دوت
آوے دس بنگالہ اندر دہام بس میں کرے چاروں کام۔ دہر دہر تات
بھوت چڑیل مری سان انسان کی کون کہاوے چونسٹھ کوٹ کے دیوتا
مہوہ کے لاوے مولوی ملا جا جی رحمان جسکو کہوں مہو کے نہ لائے
بن فلاں کو مہوہ کے نہ لائے) تجھے مارا خواجہ پیر کا پاوے سبھی لا لالہ

محمد رسول اللہ۔

اب یہاں سے ہندوان لکھتا ہوں یہ بھی ستری جی کے ہندو شاگوں نے مصنف کے سامنے یہ عمل کئے ہیں جو بتدریج ناظرین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں یہ عمل ستری جی کے شاگرد نے جن کا نام پنڈت کشن دت تھا کیا تھا وہ بھی دو عدد گلاب کے پھول رکھ کر عمل پڑھا کرتے تھے اور بخوردوب لوہان بنا کر دیتے تھے عمل پورا ہوتے پر پھول گھوم جاتا ہے۔ چالیس بار روز چالیس دن پڑھا جاتا ہے پڑھتے وقت نظر پھولوں پر رہتی ہے یہ اندراسن موہنی کہلاتی ہے اس کے عامل کی ہر شخص قدر منزلت کرتا ہے اور جسکو وہ چاہے وہ اس کے قابو میں آجاتا ہے۔ چراغ کڑوے تیل کا جلائے۔ منتر اندراسن یہ ہے۔

منتر

اندرا اندراسن سے ڈونی مہا دیو ہلی کیلا س ناری نر سے ہلی ہو ہا
مہی دیکھت شکل بس میں کرے زمین آسمان آکاس کی مہون پر می
نکار کے مہون بیر جل کے جل ہر مہون مہون موکل بیر را جہ اندر کا
کارا مہون را پندر کے تیراٹھ مہونی با چا چلی سا نچا ہا نکمت چلے
مہون بیر مہوے مہوے گھر سے لے آوے تین نلوک سات بھون
مہوہ والی چونسٹھ کوٹ کے دیوتا بیر جسکو مہو کے نہ لاوے

(۲۷)
 (فلاں بن فلاں کو مہوہ کے نہ لاوے) تھکو قسم ہے دیو بیر کی تھکو قسم ہے
 راجہ اندر کی پریشہر کے رکت سے نہاوے جو میر اکام نہ کر لاوے۔
 سب اندر اسن بجکت جھانا پاس لئے میرے دہرے چیت چیت برہانا
 میری سکت گرو کی بجکت بس کران بس کران کہاوے فری منتر مہوہ کے
 (فلاں بن فلاں کو لاوے) لاوے اتنے پر جو میر اکام نہ کرے۔ تو
 راجہ کا مارا پاوے۔

مستری جی کے شاگردوں میں سندر نامی ایک نوجوان عورت
 تھی جسے ہاتھ پر یہ نوہن بیر بے نسل کام کرتا تھا۔ جب کوتا کا اسکو مارا
 سیکڑوں کو پامال کر ڈالا نہایت آرام سے زندگی بسر کرتی تھی پڑھنے
 کے وقت اشنان کر کے ایک دھوتی الگ پڑھنے کے وقت کی
 رکھی تھی اسے باندھ کر بناؤ کر کے سندر اور اینگر عطر وغیرہ لگا کر پھول
 خوشبودار سامنے بھی رکھتی تھی اور اکثر پھولوں کا زیور بھی پہنکر خود دی بن
 جاتی تھی اور جاپ کرتے وقت لوہان ساگاتی تھی اور کڑوے تیل کا
 چراغ جلاتی تھی۔ ایک سو آٹھ بار چالیس روز تک کرے پھر عمل قائم رہنے
 کے لئے تھوڑا مقرر کرے جو روزانہ پڑھتا رہے تاکہ جب کام کرتا چاہے
 ہو جائے۔

منتر موہن بیر ہے

موہن موہن میں کموں موہن میرا بیر موہن میرا ایسا طے جیسے زکشی

(۲۸)
 سے تیر میرے نوہن کا گورا گھول گوری زین اسپر سوار شاہ منگا پیر نہ
 مد پٹی نہ پھلی کھاوے اشی کو س کے دہاوے ہاوے سوتی ہو (یا
 سوتا ہو) جگا کے لاوے بیٹی ہو (یا بیٹا ہو) اٹھا کے لاوے روٹھی ہو
 (یا روٹھا ہو) منا کے لاوے چھپے کی رانی مھلوں کی شاہزادی کنویں
 کی پھاری جسے کموں مہوہ کے نہ لاوے توری توری ہیں بھانجی پر تین
 طلاق تین طلاق تین طلاق جسے کموں مہوہ کے نہ لاوے شہنشاہ پیر کے
 نوں سے نہاوے ان اپنی کا دودھ حرام کرے تجھے قسم ہے شہنشاہ
 پیر کی۔

یہ منتر کنکانی کا ہے جسکے گنگا رام نے بہ بد مستری جی طیار کیا تھا
 اور جیسے وہ مستری جی سے لڑے اور ہلاک ہو گئے جیسے ان کے پاس
 یہ کنکانی رہنے لگی۔ سنئے گنگا رام روز چوکا دیکر اشنان کر کے ادھی
 دھوتی باندھ کر ادھی اور ہڈ کر جاپ کرتا تھا۔ طریقہ یہ ہے کہ چالیس
 دن تو ایک سو آٹھ بار جاپ کرے اور بعد چالیس دن کے کچھ روزانہ مقرر
 کرے وہ جاپ کرتا رہے برہ وقت جاپ کرنے کے کڑوے تیل
 کا چراغ روشن کرے گوگل دھوپ گھی لگا کر اگیاری پر پھوڑتا رہے
 اور ایک تھالی میں سرمہ مسی کنگھی عطر ہار پھول شراب سندر اور اینگر
 وغیرہ سب سامان رکھنے پھول روز تازے رکھے گلیجی آٹھویں دن
 لاکھ گونا گویاں پر پڑکاوے۔ یہ طریقہ کنکانی کی جاپ ہے۔

منتر کنکائی یہ ہے

کانی سرسوں پلی رانی سات سے جو گنی مل تیل پرانی منڈن
بہین کو کر بلا دیا گھ بون ہو نکلے سنگھ بون ہو بیٹھے ہانگ دیت چھاتی
چھڑ بیٹھے سونے کا بلاؤ روپے کا پا کھر منتر پڑھوں اڑ ہائی آن کھر
اڑ ہائی آن کھر سر جن ہار چل کنکائی نے اٹھا ستر ہن ہن پٹ سوا ہا
جس کام کو کہوں نکر لاوے سہروں کے رکت سے نہاوے کام
لینے پر کبرا شراب دینا چاہئے۔

منٹن کسریا

یہ ایک زبردست جادو گرنی ہے ایک شخص نام بھگوان دینا کو
کرتا تھا ستری جی سے اسے مقابلہ ہو گیا مہینوں اسے لڑائی رہی آخر
جب اس نے ہاری مان لی جب یہ منٹن کسریا ستری جی کے پاس آئی
طریقہ اسکی جاب کا یہ ہے کہ اکاوسی کو برت رہے اور شام کو حتی
المقدور پیل فروٹ وغیرہ پھول ہار عطر اور ایک کوری چاکر کا جو کی
بھر کر رکھے یہ سب سامان چوکا دیکر چوکے کے اندر رکھے اور ایک پیل
شراب اور عرق گلاب ملا کر رکھے اور اشنان کر کے آدھی دھند

باندھ کر آدھی اوڑھ کر اگیاری پر بیٹھے دھوپ گول لو بان شکر گھی پلچ
چیزیں ملا کر اگیاری میں ڈالتا رہے۔ چراغ روغن خوشبودار یا کڑھے
تیل ہی کا روشن کر کے ایک سو آٹھ بار جاپ کرے۔ جب پوجا سے
فارغ ہو کھاپی کر سور ہے چالیس روز کرے تب کام کر سکتا ہے بعد
ختم روزانہ تھوڑی تعداد میں جاپ کرتا رہے ہر اکاوسی کو حتی المقدور
بھوک دیتا رہے چیز تیار رہے گی جب چاہے کام لے سکتا ہے۔

منتر یہ ہے

منٹن کسریا منٹ کر سدھائے ہاتھ لئے جادو کا کھیر آئے پورب
باندھے جو گنی اور کچھیم باندھے بیر کام رو کا کلو باندھے ڈال گئے زنجیر
بھینا سور کا بھینا باندھے نوت پیر کا اکھاڑا باندھے سات کاتری
بہمن کی باندھے بھری کچھری راجہ کی باندھے الٹی نیجات باندھے
جس کام کو کہوں میرا نکر لاوے سہوا کے رکت سے بھگوان را جوگی
جاندھ کر پائوے۔ طریقہ جاب کنکائی دیگر

ستری جی کے گڑ بھائی شیدو نندن بھگت تھے اکثر اوقات
آیا کرتے تھے وہ اس کنکائی کی جاب اس طرح کرتے تھے کہ انھوں نے
ایک درجہ میں کنکائی کی سورت بنا رکھی تھی اسی کے سامنے اگیاری بھی
بنائی تھی وہیں روزانہ جاب کیا کرتے تھے ان سے پوچھا گیا کہ جاب
اگر اس کی جاب کریں تو کیونکر کریں تب انھیں نے بیان کیا کہ یہ کنکائی

بڑی بیڈھب ہے لہذا اس کی جاب عورت مرد دونوں کر سکتے ہیں۔
لیکن جگہ علیحدہ ہونی چاہئے اور اگر مورتی نہ رکھے تو تصویر ہی اگیاری
کے سامنے ہو چرخ روشن کر کے تھانی میں بھوگ کا سامان ہو چھول
پھل شراب کباب سر نہ مسی سیندور اینگر کیڑا وغیرہ حسب مقدور
جو ہو سکے روزانہ سامنے رکھے اور اشنان کر کے ایک دھونی آدھی
باندھے اور آدھی اوڑھے اور پو جا پر بیٹھ جائے اولاً ایک تیل اکیواٹھ
بار پڑھے اور بعد چلے چاہے کم پڑھے چاہے پورا پڑھے ہر کام میں کنکالی
جی مددگار رہیگی اور جو چاہو وہ کام پورن ہوگا۔ منتر یہ ہے۔

منتر

اے ای کانی کنکالی نو سے بھینسا کرے بیانی مری کہائے مر گھٹ
جائے نو سے دہلا کرے باقی تب کنکالی کہلاتی مری سکت گرو کی
بھگت کاہن سے نہ ملا ہے سمندر تیر بینی مہا بینی بن چلیں دین کار
گھی کی کڑا ہی مت کی دہار بنیا بیٹھا جات میں بہا پھری موہوں کنوین
کی پنہاری موہوں چرخہ کاتے رنڈی موہوں موہے موہے دیکھ کے
ٹھنڈی ہوئی دہائی خواج مندین کی دہائی ظاہر دین کی دہائی سماویں
کی دہائی دہنتر سید کی دہائی گوریا رتی جی کی دہائی مہا دیو کی دہائی
لونا چماری کی۔ کام لینے پر۔ بکرایا کڑہائی دینا چاہئے۔

دیگر

ایک شخص رام اوتار نام مستری جی کے شاگرد ہوئے مستری جی
نے انہیں کھوا کا منتر بتلایا وہ اسکی جاب کرنے لگے منتر جب طیار
ہو گیا وہ ادھر ادھر تفریجا جانے تھے اتفاق سے ایک اکھوری
سے ان سے ملاقات ہو گئی وہ نارنگھ کی جاب کرتا تھا۔ کچھ روز اس کے
پاس جاتے رہے اس نے رام اوتار سے نارنگھ کی جاب کرائی
کچھ عرصہ کے بعد وہ اکھوری مر گیا لیکن رام اوتار پاس دو چیزیں طیار
ہو گئیں ایک نارنگھ اکھوری والا دوسرا کھوا مستری جی کا۔ یہاں اظہر
کے لئے دونوں قاعدے تحریر کئے دیتا ہوں جسے جو ہو سکے وہ کرے
اس کا مناد کیجئے۔ طریقہ نارنگھ کے کرنے کا یہ ہے۔
ایک توئل میں شراب اور ایک کھجی سلم اور تیر وکمان مصنوعی اور
حلو ایکا کر چو کا دیکر چرخ کر دے تیل کا روشن کر کے آگیاری پر صرف
گوگل چھوڑتا جاوے اور اشنان کر کے غائی سے جاب شروع کرے
جب ایک سو آٹھ بار جاب کر چکے تب آگیاری پر چھجی کا دل کا ٹکڑا خون
چکائے اور ذرا سی شراب آگیاری پر چکائے اور ذرا سا حلو بھی
آگیاری میں چھوڑے جس روز شروع کرے اس روز یہ سب سامان پوجا
کار کھے شراب بھی ہوئی اور تیر وکمان روزانہ سامنے رکھے اور آٹھویں دن
منگل کو بھی طریقہ مذکورہ بالا کرے ختم چلے پر بھی کرے عمل طیار ہو گیا اور

ختم چلے پر ایک تیر پورب کو اور ایک اتر کو کمان سے پھینکے اب جبے ضرورت ہو بھوگ دیکر کام لے۔ ادھر تیر مارا۔ ادھر کام ہوا۔ منتر نارنگہ یہ ہے

منتر یہ ہے

کام رو سے چلا نارنگہ ادھر ایسا بیر جیسے ترکش کا پتر منہ میں پھنسنے سلق میں جائے کاٹ کلیجہ دشمن کا کھائے مرگھٹ بیٹھے شیر کا کب منگلے دشمن کی کھاٹ اتنا کہا میرا کرلاوے مدھلوے کی جھینٹ پاوے اتنا کہا میرا کرلاوے دھوبی کی ناند میں گلے چما کی ناند میں سڑے فری منتر اسک باچا باچا چھوڑ کہا چا ہوئے کبھی نرگھ میں پڑے گنگا جی میں گو بچھاڑے جو قلمان کام کر کے نہ لاوے۔
دوسرا طریقہ رام اوتارا اس طرح کرتے تھے۔

چو کا دیکر چراغ کر ڈوئے تیل کا جلا کر اشنان کر کے (اگر جاڑے میں اشنان نکمر کے تو کوئی حرج نہیں) ایک دھوئی باندھے اوڑھے اگیاری پر گوگل پھوڑا رہے جاب کرتا رہے سامنے شراب بھلی کے کباب رکھے ہوں اکیسواٹھ بار جاب کرے جب کرچکے تباگیاری پر شراب کباب پھوڑے تھوڑے ڈالے چالیس دن میں کاوا طیار ہو جائیگا بعد کو تھوڑی جا پے روزانہ کرتا رہے اور اٹھویں دن اتوار کو بھوگ دیتا رہے چیز ہر وقت طیار رہے گی

منتر یہ ہے

کالا کلوا کلا جٹا کلوا کھیلے چاروں آٹا بھانگے چھوٹے مرگھٹ جانے

کچھ پانی پھلی کما سے وہ پھلی کا بھوگ لگا سے چلو ری ڈنگنی سنگنی جو رنگ نشان باندھ کے حاضر کرو جو کچھ کام کہوں کھوا نکرے سری لاچند کی اگیا سے مارا پڑے۔

کانی کا جاب

کیس اسے دت بنگانی بڑے نامی آدمی تھے وہ مستری جی کا نام سکران کے پاس ملتے آئے تھے چنانچہ جبے دونوں اجالوں سے ملاقات ہوئی اور علمی تبادلہ خیالات ہوئے تو مستری جی نے نارنگہ کا عمل بطور تحفہ یادگار بنگانی صاحب کو دیا انھیں نے اسے نہایت ذوق سے قبول کیا۔ اور ایک منتر کانی کا اپنے تجربہ کا مستری جی کو دیا دونوں چیزیں بے نظیر ہیں جو ناظرین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ آفتاب ماہتاب کامل میں غور کرنے کا مقام ہے کہ اگر عمل کیا جائے تو اس کا لطف و شباب قابل دید ہوگا بنگانی صاحب نے جو جاب کانی دی تھی وہ یہ ہے۔

طریقہ اسکے کرنیکا یہ ہے کہ ایک بکرا جو پہلا بچہ بکر کیا ہو اسے لا کر قربت جاب قریب اگیاری کے باندھا جائے اور ایک تھانی میں پوجا کا سامان جن میں تیل خوشبودار عطر پھول سیندور اینگر گنگھی سرمہ سی وغیرہ ہو ساتھ ہی اسکے شراب و کلیجہ بھی ہونا ضرور ہے وہ تھانی روزانہ جاب کے وقت سامنے رکھی جائے اس دن کلیجہ لاتا ہوتا اور باقی دہی سب سامان روزانہ اٹھا کر حفاظت سے رکھے اور ہر وقت جاب تانے پھول رکھ کر اشنان کر کے ادھی دھوئی باندھ کے ادھی اوڑھ کے گوگل اگیاری پر ڈالتا رہے اور جاب

کرتا جائے ایک سو آٹھ بار جاپ چالیس روز کرے۔ عامل ہو جاتا ہے عمل
 قائم رہنے کے لئے اکیس بار روزانہ جاپ کر لیا کرے آٹھویں دن یا مہینہ
 میں ایک بار بھوک ضرور دے طریقہ یہ ہے کہ جب جاپ ختم کرے اگیاری
 پر خون دل کا ٹکڑا دے اور شراب بھی تھوڑی ڈال دے۔ اور کام لینے
 پر بکرا بھوک کرنا ہوگا۔ یہی طریقہ بنگالی صاحب کا ہے۔ اور سترہ ہے چراغ
 روشن کر کے جاپ کرے کانی کانی جگ جگ کانی بھیجی جائے چینی آفے
 ناٹھ کے من بہا دے موہن مندر ایسی کرن ان تینوں کے ایک ہی نام پائیں
 ہاتھ کھڑک دھنے ہاتھ کھیراش کی ڈنی گوگل کے پاس تب سمرون تب
 کانی کھڑی سرے پاس میری سکت گرد کی بھگت چل کانی لے اٹھا سترہ
 ہن بھٹ سوا ہا۔ جس کام کو کہوں نہ کر لافے بھیروں کے رکت سے نہاے۔
 دوسرا طریقہ نارنگہ کرنیکا یہ ہے کہ قریب اگیاری کے ایک کیلہ کا کیمہ
 لگا دے اور اس میں تصویر خیانی نارنگہ کی بنا دے یا مورتی یا تصویر بازار
 سے لا کر رکھے اور سامان پوچھا جس میں تیرکان بلیم تلوار چاہے فرضی ہو
 مگر ہونا ضرور ہے اور شراب کی باب کھجی کے رکھے سیندور کی ڈبیہ بھی ہو یہ سب
 سامان روزانہ ہونا چاہئے اور کیاب آٹھویں دن مقرر کرے پھول عطر
 چند دن بھی رکھتے ہیں صاف ستھری جگہ اگیاری بنائے اور اشنان کر کے
 چراغ جلا کر اگیاری پر گوگل ڈالتا رہے جاپ کرتا جائے ایک سو آٹھ بار
 جاپ کرنا چاہئے۔ چالیس دن میں عامل ہو جائے گا بعد روزانہ مختصر
 مقرر کرے جو جاپ کرتا رہے۔

سترہ ہے نارنگہ کا
 نروسے چلا نارنگہ در کیمہ در شمشیر جیسے ترکش کا تیر منہ میں
 بیٹھے حلق میں جائے کاٹ کلیجا دشمن کا کھائے جو اتنا کھا میرا کلا لے
 دھولی کی ناند میں گئے چار کی ناند میں سڑے فری منتر اسک باچا باچا
 چور کبا چا ہوئے کبھی نرکھ میں پڑے گنگا جی میں گو چبائے جو فلاں
 کام میرا نہ کر لادے۔

بھیروں کا عمل

ایک شخص جہنا پاسی نام آکر ستری جی کا شاگرد ہوا۔ اسکو ستری جی
 نے بھیروں کا عمل بتلایا۔ جہنا جوان آدمی قوی و نڈر تھا اسنے ستری جی
 کی خدمت بھی خوب کی تب اسدرجہ پر آیا کہ اس کا اسوقت میں نام ہو گیا
 تام لوگ اسکی قوم کے دیگر آدمی سب جہنا کے پاس آتے تھے اور وہ کسی
 سے ترشرونی سے نہیں بولتا تھا نیک چلن بھی تھا اسنے یہ عمل اس طریقہ سے
 ادا کیا۔

طریقہ یہ ہے

گواض طور سے اگیاری بنائے مثلاً گھڑا توڑ کر اس کا کھیر قائم کرے
 اور اس میں لکڑی وغیرہ جلا دے جب آئینہ و دھواں نکل جائے تب اگیاری پر
 بیٹھے چراغ کر دے تیل کا ڈیوٹ پر رکھے گوگل سلگاتا رہے شراب پھل کے
 کباب بھی کسی چیز میں اگیاری پاس رکھے اور جاپ شروع کرے ایک سو آٹھ
 بار جاپ روزانہ کرتا رہے جب جاپ ختم کرے تب اگیاری پر تھوڑی

شراب اور تھوڑی مچھلی ڈالے باقی سامان اٹھا کے رکھ دے دوسرے دن صبح
سامان اگیاری کے پاس رکھے آٹھویں دن مچھلی کے کباب بنائے اور
شراب کا بھوگ دے چالیس دن ہونے پر عامل ہو جاتا ہے پھر تھوڑا
اثر قائم رہنے کو پختہ رہے جب کام کی ضرورت ہو کام لے کام لینے
پر بھوگ دینا ہوگا۔ منتر بھیرون یہ ہے۔

کالا بھیروں کالا بان ہاتھ کھیرنے پھرے سامان مچھلی کا بھوگ
کرے سانچا بھیروں ہانکتا چلے کالا کالا ڈالا بھو تو نکا بیاری ڈنگنی سنگنی
سوداگری چھاڑ چٹک ٹپک پچھاڑ سر کھلا مکھ بلانیں تو مات کا کا کا
دودھ حرام سد سانچا پنڈ کا نچا چلو بھیرون ابیرو باپا مری سکت گردنی
بھگت جس کام کو کھوں نکرا دے مارا کالی سے پاوے مارا نکالی سے
پاوے مری ہوانی

یہ عمل مستری جی نے ایک برہمن کے لڑکے کو جب کا نام شیو پرشاد تھا
اسے کرایا تھا۔ طریقہ اسکے کرنے کا یہ ہے۔

کہ اشنان کر کے اگیاری پر آدھی دھوتی باندھ کر آدھی اور دھ کر
بیٹھے اور تیر و کمان فرنی سامنے رکھے اور شراب کھینچ کر تیل خوشبودار شیشی
میں عطر پھول سرمہ سیلندور اینگر کا نور لونگ یہ سب سامان ایک تھالی
میں رکھے اور گوگل اگیاری پر چھوڑتا رہے اور جاپ کرتا جائے۔ ایک سو اٹھ
بار جاپ چالیس روز کرنے سے سدھ ہو جاتا ہے جب ضرورت ہو کام
لے روزانہ کچھ مقرر کرے وہ کرتا رہے آٹھویں دن بھوگ کا سامان ہونا

پاس ہے۔ منتر مری بھوانی یہ ہے۔

منتر بھوانی

مری بھوانی استر دھیانی باون بریا چھین کھوا چلے اگوالی تھیراں
گرے مری کایان کتے دھرتی و آسمان چل چل مری تھلاں کولا ڈاٹھا اتھا
کوبامیرا کولا دے پر منتر کے رکت سے تھما دے جب میری مری میری
کی کھانتے بھگولاما بنو مان جی کا پاس ہے۔

بھیرون

یہ عمل شیو پرشاد کے باب زیارت کا رٹا تھا کیا کرتے تھے یہ شیو پرشاد
مستری جی پاس آئے تو انھوں نے کہا کہ یہ بھیرن جی کا جاپ یا کرتے تھے
تو اگر آپ کہیں تو اسے بھی کروں تب مستری جی نے اس بھیروں کا جاپ اس طرح
کرایا کہ رکھنے کی مٹی رنگا کر ایک مورتی بھیروں جی کی بنائی اور اسے ایک
چھوٹی پوکی پر اگیاری کے سامنے رکھا اور ایک تھالی میں جاپ کے پوٹے
اسپر دہی اور شکر ڈال کر وہ بھی اگیاری کے پاس رکھ کر چراغ کڑوے تیل
کا ایک چھوٹے دیوٹ پر رکھا اور ایک مالا اور پھول و شراب وغیرہ بھی
رکھی اور جاپ شروع کی ایک سو اٹھ بار جاپ روزانہ چالیس دن کرائی پھر
تو پرشاد شیو ہو گئے عجیب و غریب کام کرتے تھے مگر روزانہ مری بھیروں
کا پوجا پاٹ کیا کرتے تھے آٹھویں دن بھوگ دیتے تھے یہ طریقہ شیو پرشاد
کرتے رہے منتر بھیروں جی کا یہ ہے۔ منتر بھیروں جی

کالا بھیروں کمالا جٹا بھیروں کھیلے مرکھٹہ بھیری بہا میں سمرون

توں سبکی ڈیٹہ باندھے ہوئے بدلتوڑوں سر دہنوں وہی بھات کھلاؤں
سہما مار گھر آؤں اتنا کہا میرا نکلا وے مارا کالی سے سے پاؤں کبھی
نرکھ میں پڑے گنگا جی میں گو پچھاڑے جو اتنا کہا میرا نکلا وے۔

نوٹ

اس کتاب میں جو جو لکھا گیا ہے معہ تفصیل دکھا دیا ہے کہ یہ فلاں
شخص کا تجربہ ہے شروع میں اقوال پتنگ شاہ سیاح لکھے ہیں اور
منتر وغیرہ بستی شے رام کے ذریعہ سے جو معلوم ہو تحریر کیا۔ اب
آخر میں پھر پتنگ شاہ کا طریقہ لکھتا ہوں انھیں نے مصنف کو جادو
کے اصول بتلائے تھے ان اصولات کو مد نظر رکھتا ہوا ایک منتر
طیار کیا ہے اور ایک صاحب بشمبھرناتھ نے اس کا تجربہ بھی کیا ہے
جو تجربہ میں صحیح ثابت ہوا۔ اسلئے برائے ناظرین تحریر کئے دیتا ہوں
طریقہ یہ ہے

کہ جلاہ قسم کے ہتھیار فرستی بنا کر سامنے رکھے اور شراب کباب
خوشبو یا ت پھول عطر وغیرہ بھی ہونا چاہئیں اور میوہ مٹھائی کسب
سامان تریب آگیا ری کے رکھے جائیں اور لنگوٹ باندھ کر چاہئے
کپڑے بھی پہنے رہے مگر لنگوٹ ضرور باندھنا چاہئے لوہاں دھوپ
گوگل ملا کر آگیا ری میں ڈالتا رہے۔ اور جاپ کرتا رہے۔ اکیسواٹھ بار
جاپ کرے روزانہ وہی سامان سامنے رکھے چراغ گڑوے تیل کا جلے
رات میں پڑھے چالیس روز میں مائل ہو جائے گا۔ بعد مختصر مقرر کرے

جو روزانہ پڑھتا رہے۔ منتر یہ ہے۔

منتر شرم ہے

رستم بڑا بہادر جنگی جس سے کا دیو پلید شیرا فرایاب سوار
مردم جنگی چلتے ہیں دھرتی ہلتی چکر میں آسمان جھوٹ لڑنے کو
نکلے۔ نکلے روح و جان اسفند یار رو میں تن کو مارا دم کے دم
میں ترکش سے تیر نکلا جس دم میں زال کا لڑ کا سہرا ب کا باب
جسکو کموں اسکو لو چھاپ چل پکڑ کر بند لے اٹھا پٹنگ کچھاڑ خنجر سے
کر سینہ فکا ر تجھے قسم ہے آگن دیوتا کی جسکو کہوں مار کے نہ آوے
مارا آگن دیوتا سے پاؤے سیرغ کو ذبح کرے زال کے خون سے
نہا وے جو فلانا کام میرا نکلا وے جناب پتنگ شاہ صاحب
نے بڑی عنایت سے یہ اصول علم جادو سکھایا ہے اگر کوئی
صاحب سیکھنا چاہیں تو جب تک حیات باقی ہے جو آئے گا
سیکھ جائے گا۔ اور ایک عمل جو پتنگ شاہ صاحب نے قاسم
شاہ صاحب سے حاصل کیا تھا۔ وہ اپنی عنایت سے مرحمت
فرمایا۔ وہ عمل آگیا بیتال کا عمل کہلاتا ہے۔ برائے ناظرین وہ بھی
لکھ دیتا ہوں۔ طریقہ اسکے کرے کا یہ ہے کہ ایک علیحدہ جگہ آگ
جلے کہ اسے لو نکلتی رہے اسی آگ کے قریب اشنان

کر کے بیٹھے اور تھوڑی آگ بے دھوئیں کی اپنے آگے رکھے اور
گوگل چھوڑتا رہے۔ اور دوسرا طریقہ اس کے پڑھنے کا یہ ہے کہ
کھوپرہ مثل ڈلی کے گول اور مہین کترے اور اسپر سور کا آٹا لگا کر
ایک سو ایک گونی بنائے اور وہ گولیاں لئے ہوئے دریا کنارے چلا جائے
اور آگ روشن کر کے اوپر گوگل ڈالتا رہے اور ہر گونی پر دم کر کے
دریا میں ڈالے یا ہر اک گونی پر دم کرتا جائے جب ایک سو ایک
مرتبہ پڑھ کر دم کر چکے جب سب اکٹھا دریا میں ڈال کر چلا آئے مگر اٹھان
کر کے جاپ کرنا شروع کرے چالیس روز جاپ کرنے سے عامل
ہو جائے گا۔ دو طریقہ جاپ کرنے کے لکھے ہیں ایک جلدانی دوسرا
جہانی گولی دونوں طریقوں میں بنانا ہوگی اس میں آگ میں ڈالنا
ہوگی عرض جو ہو سکے اس طریقہ سے کرے جب عامل ہو جائے
تو حسب ضرورت جس طرف چاہے پڑھ کر پھونکے آگ لگ
جائے گی اور جب وہی چاہے تو بجھ سکتی ہے طریقہ آگ بجھانے کا
یہ ہے کہ ایک چلو پانی اسی سمت پھینکے نام دشمن کا لے آگ
بجھ جائے گی۔

بھوگ ایسا بیتال پانچ جانور میں سبیل کو امرغ بھلی بکری۔
اور شراب کام لینے پر دنیا ہوئی۔ اور ایک بھوگ چالیسویں دن
جب عمل پورا ہووے اور شروع میں شیرینی پر ناتھ قائم شاہ
اور پتنگ شاہ کا دیکر شروع کرے اور مٹھائی نیل آدمیوں کو

منتر یہ ہے ایسا بیتال کا

آگ باروں آگ باروں باروں آگن دھارا تینیس کوٹ ہوا
باروں ہنومان رکھوارا بھادیس گر کا ٹاپو ٹاپو اوپر بھرسلا
بجز و جو گنی کا پوتر اگیا بیتال کی چوکی ہے ری منتر بھکت
گر وکی سکت پھورو منتر صابری الیری باپا آدھ سیری
گورو کا بدھے سانچا۔

بروز منگل آٹھ بجے رات کو شروع کرے۔ اور روزانہ
بکے شب میں چالیس روز پڑھے عامل ہو جائے گا اور اگر
تین چلہ متواتر پڑھے تو جدھر منتر پڑھ کر پھونکے کو س بھر آگ
لگ جاوے مگر اختیار اس بات کا کہ چاہے ایک آدمی کو پھونک
دے چاہے کسی جانور کو پھونک دے۔ چاہے ایک مکان
کو پھونک دے چاہے ایک بستی کو پھونک دے
چاہے جنگل کو پھونک دے۔ اور اگر فوراً اچھا کرنا چاہے تو
یہی منتر پڑھ کر پانی پر دم کر کے وہی پانی آدھ پھینکے آگ
بجھ جائے گی۔ آدمی کو نہ سلا دو یا پانی چھڑک دو اچھا

کر کے بیٹھے اور تھوڑی آگ بے دھوئیں کی اپنے آگے رکھے اور
گوگل چھوڑتا رہے۔ اور دوسرا طریقہ اس کے پڑھنے کا یہ ہے کہ
کھوپرہ مثل ڈلی کے گول اور مہین کترے اور اسپر سور کا آٹا لگا کر
ایک سو ایک گونی بنائے اور وہ گولیاں لئے ہوئے دریا کنارے چلا جائے
اور آگ روشن کر کے اوپر گوگل ڈالتا رہے اور ہر گونی پر دم کر کے
دریا میں ڈالے یا ہر اک گونی پر دم کرتا جائے جب ایک سو ایک
مرتبہ پڑھ کر دم کر چکے جب سب اکٹھا دریا میں ڈال کر چلا آئے مگر اٹھان
کر کے جاپ کرنا شروع کرے چالیس روز جاپ کرنے سے عامل
ہو جائے گا۔ دو طریقہ جاپ کرنے کے لکھے ہیں ایک جلدی دوسرا
جہانی گولی دونوں طریقوں میں بنانا ہوگی اس میں آگ میں ڈالنا
ہوگی عرض جو ہو سکے اس طریقہ سے کرے جب عامل ہو جائے
تو حسب ضرورت جس طرف چاہے پڑھ کر پھونکے آگ لگ
جائے گی اور جب وہی چاہے تو بجھ سکتی ہے طریقہ آگ بجھانے کا
یہ ہے کہ ایک چلو پانی اسی سمت پھینکے نام دشمن کا لے آگ
بجھ جائے گی۔

بھوگ ایسا بیتال پانچ جانور میں سبیل کو امرغ بھلی بکری۔
اور شراب کام لینے پر دنیا ہوئی۔ اور ایک بھوگ چالیسویں دن
جب عمل پورا ہووے اور شروع میں شیرینی پر ناتھ قائم شاہ
اور پتنگ شاہ کا دیکر شروع کرے اور مٹھائی نیل آدمیوں کو

منتر یہ ہے ایسا بیتال کا

آگ باروں آگ باروں باروں آگن دھارا تینیس کوٹ ہوا
باروں ہنومان رکھوارا بھادیس گر کا ٹاپو ٹاپو اوپر بھرسلا
بجز و جو گنی کا پوتر اگیا بیتال کی چوکی ہے ری منتر بھکت
گر وکی سکت پھورو منتر صابری الیری باپا آدھ سیری
گورو کا بدھے سانچا۔

روز منگل آٹھ بجے رات کو شروع کرے۔ اور روزانہ
بکے شب میں چالیس روز پڑھے عامل ہو جائے گا اور اگر
تین چلہ متواتر پڑھے تو جدھر منتر پڑھ کر پھونکے کو س بھر آگ
لگ جاوے مگر اختیار اس بات کا کہ چاہے ایک آدمی کو پھونک
دے چاہے کسی جانور کو پھونک دے۔ چاہے ایک مکان
کو پھونک دے چاہے ایک بستی کو پھونک دے
چاہے جنگل کو پھونک دے۔ اور اگر فوراً اچھا کرنا چاہے تو
یہی منتر پڑھ کر پانی پر دم کر کے وہی پانی آدھ پھینکے آگ
بجھ جائے گی۔ آدمی کو نہ سلا دو یا پانی چھڑک دو اچھا

ہو جائے گا۔ اس عمل کی تعریف بھی قاسم شاہ صاحب فرماتے ہیں۔
فقط والسلام

خاتمہ

الحمد للہ یہ کتاب لا جواب علم جادو میں انتخاب ہے موسوم بہ جادوئے فرعونیہ ہے جس کا ہر پہلو بے مثل و کیاب ہے برسوں کا ذخیرہ کتنوں کی کمائی انمول موتی ہیں یہ ناظرین ہے جسکو اس پر یقین ہو وہ عمل کر کے مزہ چکھے اور جس کو یقین نہ ہو وہ نکرے کوئی عمل امتحاناً نہ کرے اگر ذوق شوق ہو کرے مصنف کسی سے مناظرہ نہیں چاہتا۔ مصنف نے جو دیکھا اور کیا وہ تحریر کر دیا۔ اب سامعین کو اختیار ہے۔ مصنف کی اور بھی تصنیفات ہیں علم سمیما و علم کیمیا میں۔

اول دوم

کا

مصر

یونان

بنگال

مطبوعہ انڈیا

کالا جادو

ترتیب: قاری محمد عبدالرشید قاسمی

عرفت: سید حسن الہاشمی (انڈیا) ● قاری محمد عبدالرشید قاسمی
آج کل گندے علم، سخی علم، جادو ٹونے کی نادر و ندرتیں مل رہی ہیں اور غارت خانہ بکری موتی ہیں۔ کچھ لوگ جادو ٹونے کر رہے ہیں، کچھ کر رہے ہیں، کچھ لوگ پکڑا جا رہے ہیں۔ اس طرح بہت سے لوگ جادو کی کارستانیوں سے پریشان ہیں اور کتنے آباد مکان ان سخی اعمال کے چکر میں برباد ہو گئے ہیں۔ یہ نادر کتاب اپنی مصائب کی تلقین کرتی ہے۔ جادو کیا ہے؟ اس سے بچنے کے کیا طریقے ہیں؟ ہر قسم کے طلسمات، جادو ٹونے، کادڑ اس کتاب میں پیش کئے گئے ہیں۔ اور ہر ملک کے جادو کی تفصیل اور عمل طریقے دیئے گئے ہیں جادو کے موضوع پر اتنی جامع اور مکمل کتاب پہلی دفعہ منظر عام پر آئی ہے۔
مشمولات: باب دوم جادو سحر کرنے کے سولہ طریقے، سحر جادو کے اثرات، علم سحر و علم نجوم، معیشت سحر اور نفس، تشریحات سورۃ النکس، سحر و آسیب کی تشخیص، لسانی عیادت، مختلف ضروریات کامل، کالے جادو کی سستی، ضروریات، ایران کی جادوگری، عربی کالہ جادو، زہد طلسمات، عربوں کا کالا علم، زبان کا کالا جادو، لوح سلیمانی، کالہ کی کاہنوں کا کالا جادو، مصر کا کالا جادو، بنگال کا کالا جادو، تشریحات سورۃ الفلق، سحر کیا ہے؟، حقائق سحر، زہد مانی ڈاک سوال، جوابا آپ جی، وحشی مانوں کے چند خطرناک اعمال، چند روحانی تحفے، عمل ہنزا، انسان اور شیطان کی کشمکش، حیرت ناک شعبہ، تشخیص بذریعہ علم الادواء، یہ جادو کس طرح کا ہے؟ بذریعہ سخی، سفلی، جانی یا بذریعہ کالا علم، آسیب، جنات کا علاج، چند سچے واقعات، ہر ضرورت اور کام کے اعمال سمیما۔

کل صفحات ۲۱۵ بڑا سائز ● حصہ اول - 425/- روپے حصہ دوم - 425/- روپے

روحانی علوم، طب و حکمت، امراض مردان و نسوان، علو کیمیاء و اکاسیہ کی کتب کی مکمل تفصیلی فہرست کتابت کے ہمراہ روانہ کی جاتی ہے۔

مکتب خانہ
شان اسلام

راحت مارکیٹ چوک اردو بازار لاہور پاکستان فون ۴۳۵۱۱۲۰